REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP 3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۳

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

The Weekly BADR Qadian 143516

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۵ ماہ صلح (جنوری) - حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں چند روز قبل یہاں تشریف لانے والے مہمانان کرام کی زبانی ملنے والی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق حضور ایدہ اللہ الودود، اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں کہ مولا کریم ہمارے محبوب امام ہمام کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور آپ کو ہمیشہ اپنی خصوصی تائیدات سے نوازتا رہے۔ آمین۔

قادیان ۱۵ ماہ صلح (جنوری) - مہمانان کرام کی زبانی ملنے والی اطلاعات کے مطابق حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب، ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان ہنوز ربوہ میں قیام فرما ہیں اور آئندہ ہفتہ کے دوران آپ کی واپسی متوقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حافظ و ناصر رہے۔ اور بخیر و عافیت اپنے مستقر پر جلد واپس لائے۔ آمین۔

★ — مقامی طور پر جملہ درویشان کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

---

۱۴ ربیع الثانی ۱۴۰۴ھ — ۱۹ صلح ۱۳۶۳ ہش — ۱۹ جنوری ۱۹۸۴ء

دار الہجرت ربوہ میں

جماعت احمدیہ کا ۹۱ واں جلسہ سالانہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے زندگی بخش خطابات۔ علمائے سلسلہ کی روح پرور تقاریر اور دیگر علمی مجالس کا انعقاد

ایک اندازے کے مطابق حاضرین کی تعداد امسال پونے تین لاکھ رہی

ربوہ ۲۸ فتح (دسمبر) - جماعت احمدیہ کا ۹۱ واں جلسہ سالانہ ۲۶-۲۷- اور ۲۸ دسمبر ۱۹۸۳ء کے تین دن عبادات، دعاؤں اور ذکر الٰہی کے پاکیزہ اور روح پرور ماحول میں جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا۔ ناظر صاحب اصلاح و ارشاد کے مطابق قریباً پونے تین لاکھ افراد نے اس جلسہ میں شمولیت کر کے اپنے ایمانوں میں ایک نئی تازگی حاصل کی۔ ان میں ایک بہت بڑی تعداد ایسے احباب کی بھی تھی جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔

جلسہ سالانہ کی سب سے اہم بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور اور زندگی بخش خطابات تھے۔ حضور نے افتتاحی خطاب کے علاوہ دوسرے اور تیسرے یعنی آخری دن نماز ظہر و عصر کے وقفہ کے بعد کے وقت میں احباب جماعت کو طویل خطابات سے نوازا۔ اس کے علاوہ امسال پہلی بار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین کے جلسہ سالانہ میں خطاب مردوں کی جلسہ گاہ میں بھی ساتھ کے ساتھ ریلے کیا گیا۔ اس طرح سے احباب کو امسال گزشتہ سالوں کی نسبت حضور کے زیادہ ارشادات سے استفادہ کرنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔

دوسرے روز کے جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں حضور کے خطاب سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے حسن کارکردگی کے لحاظ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے والی مجالس کو خلافت جوبلی علم انعامی دینے کا اعلان کیا۔ چنانچہ حضور نے اپنے دست مبارک سے مجلس خدام الاحمدیہ دار الذکر فیصل آباد کو اول آنے پر علم انعامی عطا فرمایا۔ نیز مجلس ربوہ اور مجلس سرگودھا شہر کو علی الترتیب دوم اور سوم آنے پر اسناد خوشنودی عطا فرمائیں۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے مقابلہ حسن کارکردگی میں مجلس ماڈل ٹاؤن لاہور اول رہی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بیرونی ممالک کی مجالس میں بھی امسال حسن کارکردگی کا مقابلہ کروایا۔ چنانچہ مغربی جرمنی کی مجلس اول رہی۔ مغربی جرمنی کے قائد جرمن باشندے مکرم عبد اللہ واگس ہاؤزر صاحب نے حضور ایدہ اللہ سے انعامی شیلڈ حاصل کی۔

ذیلی تنظیموں کے ان انعامات کے علاوہ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے تعلیمی منصوبہ کے تحت پانچ طلباء نے تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کرنے پر حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے تمغہ جات حاصل کئے۔

دوسرے روز کے اجلاس کی اہم ترین بات سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تازہ نظم تھی جو مکرم منیر احمد صاحب جاوید لاہور نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ یہ نظم نہایت مؤثر اور جاندار اشعار پر مشتمل تھی۔ ایک ایک شعر پر احباب جماعت جوش و مسرت سے وجد میں آ کر فلک شگاف نعرہ ہائے تحسین بلند کرتے۔ اور جلسہ گاہ بار بار نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں سے گونجتی رہی۔

امسال جلسہ سالانہ (مردانہ) میں حضور کے علاوہ دس دیگر مقررین نے تقاریر کیں۔ جن کے اسماء گرامی اور موضوع مندرجہ ذیل ہیں:-

- ہستی باری تعالیٰ (صفت تکلم)۔ مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی)
- غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق عظیم۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ۔
- بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام۔ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی وکیل التبشیر۔
- ظہور امام مہدیؑ۔ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد۔
- وفات مسیح علیہ السلام پر اعتراضات کے جوابات۔ مکرم مولوی عبد السلام صاحب طاہر مربی سلسلہ۔
- عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جوابات۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت۔
- پیشگوئی بابت جان الیگزنڈر ڈوئی و مستقبل جماعت احمدیہ۔ مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبہ پنجاب۔
- اجتہاد اور ائمہ اربعہ کے نظریات۔ مکرم مولانا محمد شفیع صاحب اشرف ناظر امور عامہ۔
- شجر احمدیت کے شیریں ثمار۔ مکرم مجیب الرحمان صاحب ایڈووکیٹ۔

—— (باقی دیکھئے صفحہ ۱۴ پر) ——

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"
(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف مالکان حمید ساڑی مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر (قادیان)
مورخہ ۱۹ ر صلح ۱۳۶۳ ہش

مساجد کی بے حرمتی کے مرتکب علماءِ سُوء کا مطالبہ

مسجد ـــ اکتسابِ رُوحانیت اور انتشارِ نُور و ہدایت کا مرکز ہی نہیں بلکہ انسانی مساوات اور مذہبی رواداری کی آئینہ دار بھی ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام قرآن مجید میں فرماتا ہے :-

اِنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا (الجن : ۱۹)

اپنی عبادت اور ذکرِ الٰہی کی نیت سے تعمیر کی جانے والی مسجد کسی فرد یا قوم کی جاگیر نہیں بلکہ خانۂ خُدا ہونے کی وجہ سے ہر اس موحّد اور دیندار کی ملکیت ہے جو صحتِ نیت کے ساتھ عبودیت کے تقاضوں کو پُورا کرنے کے لئے اس کا قصد کرتا اور اپنے خالق کے ذکر سے اُسے آباد رکھنے کی کوشش کرتا ہے، اسی مضمون کو بیان کرتے ہوئے قرآن مجید ایک اَور مقام پر فرماتا ہے :-

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰی اُولٰٓئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ ۝ (التوبہ : ۱۸)

یعنی اللہ کے گھروں کی آبادی کا حق وہی شخص ادا کرتا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے کے ساتھ ساتھ نمازوں کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کرے ۔ زکوٰۃ دے ۔ اور سوائے اللہ کے اور کسی سے خوف نہ کھائے ۔ جو لوگ اس طریق پر کاربند رہ کر مساجد کی معموریت کے لئے کوشاں ہوتے ہیں دُنیا والے اُن سے متعلق کیسی ہی رائے کیوں نہ قائم کریں اپنے مولا کی نگاہ میں وہ حتمی طور سے ہدایت یافتہ ہیں ۔ اور عنقریب اپنے مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار کئے جائیں گے ۔

یہ تو ہے وہ دائمی خوشخبری جو قرآن مجید نے اللہ کے گھر آباد رکھنے والے ہر موحّد، عبادت گزار اور تقویٰ شعار بندے کو عطا کی ہے ۔ اس کے بالمقابل وہ شخص جو نہ صرف مسجد کے آداب اور عبادت کی عظمتوں سے ناآشنا ہے بلکہ ازراہِ ظلم دُوسروں کو بھی اس نیک مقصد سے مسجد میں جانے سے روکتا ہے ۔ قرآن مجید اُس کی نسبت یہ انتباہ فرماتا ہے کہ :-

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِیْ خَرَابِھَا (البقرۃ : ۱۱۵)

یعنی اُس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو شخص اس خیال سے لوگوں کو مسجد میں جانے سے روکتا اور اللہ کے گھر کی ویرانی کے درپے ہوتا ہے کہ اُس میں خُدا کا نام لیا جائے ۔ ظاہر ہے کہ جس فعل کی بُنیاد ہی ظلم اور ناانصافی پر ہو وہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد " اَلظُّلْمُ ظُلُمٰتٌ " کے بموجب سوائے اس کے کہ معاشرے کو گناہ آلود تاریکیوں میں ڈبو دے اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں کر سکتا ۔

مساجد کی عظمت اور اُن کے واجبی احترام سے متعلق قرآن مجید کی ان واضح ہدایات کے باوجود کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج علماء کی ہوسِ اقتدار اور مُسلمانوں کی جہالت کی وجہ سے اُن کی بیشتر مساجد مرکزِ نور و ہدایت اور معدنِ علم و عرفان ہونے کی بجائے باہمی جنگ و جدال اور فتنہ و فساد کی آماجگاہ بنی ہوئی ہیں ۔ آئے دن اخبارات میں ایک دُوسرے کی مساجد پر ناجائز قبضہ کرنے کی کوششوں کے نتیجہ میں شیعہ سُنّی ، دیوبندی بریلوی ، اور حنفی و غیر حنفی مُسلمانوں کے درمیان ہاتھا پائی ، سر پھٹول اور کُشت و خونریزی کے نتیجہ میں پولیس اور انتظامیہ کی طرف سے ان متنازعہ فیہ مساجد کو مقفل کئے جانے کی خبریں دیکھنے کو ملتی ہیں جنہیں پڑھ کر ہر دیندار، خدا ترس اور صاحبِ مسلمان کی نگاہیں مارے شرم کے زمین میں گڑ جاتی ہیں ۔

اس اندوہناک اور غایت درجہ شرمناک پس منظر میں ظلم و ناانصافی کی یہ نوعیت بدیں وجہ اَور بھی زیادہ تکلیف دہ ہو جاتی ہے کہ جہاں خوفِ خُدا سے عاری مُلّاؤں اور دین سے کورے مُسلمانوں کی اکثریت مساجد کی عظمت و اہمیت کو نظر انداز کرکے ان کے تقدس و احترام کو پامال کر رہی ہے وہاں خدمت و اشاعتِ دین کے جذبہ سے سرشار ایک غریب اور مُٹھی بھر رُوحانی جماعت ـــ جماعتِ احمدیّہ ـــ ہی ہے جس کے [illegible] ایثار پیشہ افراد اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر نہ صرف دُنیا کے چپے چپے پر اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی عظمت و کبریائی کے قیام کے لئے مساجد کی منصوبہ بند تعمیر میں کوشاں ہیں بلکہ دیارِ کُفر میں تعمیر ہونے والی ان کی تمام مساجد حقیقی معنوں میں مصدرِ نور و ہدایت اور منبعِ علم و عرفان کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ جن کے میناروں سے روزانہ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے حبیب حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ اور جن کے منبر و محراب ہمہ وقت ذکرِ الٰہی کے وجد آفریں نغموں سے گونجتے رہتے ہیں ۔ تنگ نظر [illegible] تنگ نظر علماء اپنے داغدار کردار کی موجودگی میں کسی خدا ترس اور دیندار [illegible] کے اس مثالی کردار کو بھلا کیسے برداشت کر سکتے تھے ۔ چنانچہ آج تک تو یہ علماء جہاں اپنی مساجد میں احمدیوں کے داخلہ کو ممنوع قرار دے کر ازراہِ ظلم و فساد خود احمدیوں کی مسجدوں پر ناجائز قبضے کرتے چلے آ رہے تھے وہاں اسلامی نظریہ کونسل کے شر کار مولویوں نے اب حال ہی میں انتہائی ڈھٹائی کے ساتھ حکومت سے یہ مطالبہ بھی کر دیا ہے کہ احمدیوں کو نہ صرف مساجد میں عبادت کرنے سے روکا جائے بلکہ انہیں اپنی عبادت کو نماز، نداء کو اذان اور عبادت گاہوں کو مسجد کہنے سے بھی منع کیا جائے ۔ یہ شرمناک مطالبہ بلا شک علماءِ سوء کی مخبوط الحواسی اور شورہ پشتی کا بیّن ثبوت ہے جس کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ معاشرے کو گناہ آلود تاریکیوں میں ملوّث کرکے اپنے کردار کی بے اعتدالیوں اور بدعنوانیوں پر پردہ ڈالا جائے ۔ رہی جماعتِ احمدیہ، تو خدا کے فضل سے نہ تو وہ پہلے کبھی اس قسم کی شر انگیز کارروائیوں سے مرعوب ہوئی ہے اور نہ ہی کبھی آئندہ ہوگی ۔ تاہم مخالفینِ احمدیت کی یہ ریشہ دوانیاں اس جہت سے ہماری ذمہ داریوں میں ضرور اضافہ کر دیتی ہیں کہ ہم جہاں دُنیا بھر میں خدائے واحد و یگانہ کے گھروں کی تعمیر کے منصوبہ کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کریں وہاں اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کے اس ارشادِ گرامی کو بھی ہمہ وقت اپنے پیشِ نظر رکھیں جو حضور نے منصبِ خلافت پر متمکن ہونے سے کافی عرصہ پہلے بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بایں الفاظ رقم فرمایا تھا :- " آج دُنیا کی نجات ہم سے وابستہ کی گئی ہے ۔ آج عبادت کے قیام کی ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے ۔ آج مسجدوں کی رونق بڑھانے پر ہم مامور کئے گئے ہیں ۔ پس آؤ ہم خدا کے گھر آباد کریں ، وہ ہمارے گھروں کو آباد کریگا ۔ " (ماہنامہ خالد اکتوبر ۱۹۶۸ء صـ۳)

خورشید احمد انور

نوجوانانِ جماعت سے خطاب

مِرے عزیزو ! پیامِ بہار بن کے اُٹھو
چمن میں اہلِ چمن کی پکار بن کے اُٹھو
عروسِ وقت کے گیسو سنوارنے ہیں تمہیں
حریمِ دہر کے دستِ نگار بن کے اُٹھو
جو غم نصیب ہیں اُن کو مسرتیں بخشو
ستم زدوں کے لئے غمگسار بن کے اُٹھو
تمہارے پاس ہے قرآں سی عظیم کتاب
تم اس کے حُسن کے دلکش نگار بن کے اُٹھو
مٹا چاہتے ہیں جو بھی دینِ شاہِ رُسلؐ
تم اُن کے سینے پہ بھرپور وار بن کے اُٹھو
ہر اِک کے مُونس و مشفق ، ہر ایک کے ہمدرد
ہر اِک کے مُحسن و حاجت برار بن کے اُٹھو
زباں پہ جھوٹ کبھی بھُول کر بھی آ نہ سکے
صفا و صدق کے آئینہ دار بن کے اُٹھو
خُدا سے صاف رہے ہر معاملہ ہر دم
اُسی کے دین کے خدمت گذار بن کے اُٹھو
سعید رُوحیں رہیں تم سے رُشد کی طالب
تم ایسے پیکرِ عزّ و وقار بن کے اُٹھو
غرض یہ زندگی ایسے بسر کرو پیارو
کہ اس جہان سے تم یادگار بن کے اُٹھو

محمد صدیق امرتسری
(سابق مبلغ اسلام انگلستان و مغربی افریقہ) ربوہ ۔

خطبہ جمعہ

صحیح معنوں میں موحّد بنیں اور ایک بدن کی طرح یکجان ہو جائیں

جب تک صحیح معنوں میں موحّد سوسائٹی پیدا نہ ہو اُس وقت تک معاشرہ بحیثیت مجموعی ترقی نہیں کر سکتا

آپ لوگوں کی ساری طاقت کا راز یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر وجودِ واحد بن جائیں!

بڑی محنت اور کوشش سے احمدیت کی حفاظت کریں اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ وحدت کی قدر کرنے والے ہوں!

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۲۳ر تبوک ۱۳۶۲ہش مطابق ۲۳ر ستمبر ۱۹۸۳ء بمقام مسجد فضلِ عمر سووا (SUVA) فجی

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"اسلام میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا جو تصور ہے وہ کوئی ایسا تصور نہیں جس کا آسمانوں سے تعلق ہو۔ اور انسانی زندگی سے اس کا واسطہ نہ ہو۔ اسلام جس توحید کا تصور پیش کرتا ہے اور جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آتا ہے وہ کوئی خیالی توحید نہیں کہ محض خدا کو ایک مان لیا جائے بلکہ اس کے دو گہرے اثرات پھر دُنیا میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ہم اُن کو مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

توحید کا ایک مطلب یہ ہے

کہ اگر خدا ایک ہے تو اس کی ساری کائنات میں بھی وحدت ہی نظر آئے گی۔ اور اس میں کسی دُوسرے وجود کا کوئی اشارہ بھی تمہیں نظر نہیں آئے گا۔ کوئی ٹکراؤ نظر نہیں آئے گا۔ ایک کامل نظام ہے جو ایک دُوسرے سے تعاون کرتا ہُوا دِکھائی دے گا۔ چنانچہ آسمان کے بڑے سے بڑے وجودوں سے لے کر زمین کے چھوٹے سے چھوٹے ذرّہ تک (جس کے دِل میں پُوری طرح اُترنے کی بھی ابھی تک انسان کو پُوری طاقت نصیب نہیں ہوئی اور اس سے بھی چھوٹے ذرّے وہ دریافت کرتا چلا جا رہا ہے) سارے نظامِ عالم میں آپ کو توحید نظر آئے گی۔ ایک ایسی کامل وحدت کہ وہ مطالعہ کرنے والوں کو حیران کر دیتی ہے، اُن لوگوں کو جو علم رکھتے ہیں۔

توحید کا دوسرا تصوّر مُسلمان کی زندگی میں ملتا ہے۔ اور ان اعمال سے اس کا تعلّق ہے جو مُسلمان بجالاتے ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں ایک موحّد سوسائٹی اور ایک ایسا معاشرہ عمل میں آتا ہے جس کے اندر آپ کامل توحید کا عکس پائیں گے۔ اسی مضمون کو جو دراصل توحید ہی کی شاخیں ہیں قرآن کریم یُوں بیان فرماتا ہے:-

"تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَ الْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝" (الملک آیۃ ۲ تا ۵)

مَیں نے اس وقت جو آیات تلاوت کی ہیں ان کے بہت سے معانی ہیں۔ لیکن اس موقع پر جو معانی چسپاں ہوتے ہیں مَیں ان کا تفسیری ترجمہ کروں گا۔ فرمایا تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ مُبارک ہے وہ ذات جو بڑی بابرکت ہے۔ جس کے ہاتھ میں ساری کائنات کی تخلیق کی چابیاں ہیں۔ اور مُلک اس کے ہاتھ میں ہیں۔ وہ مالک ہی نہیں بلکہ مَلِک بھی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ذات ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور ایسی حالت میں پیدا کیا کہ تم ایک جدوجہد میں مبتلا ہو چکے ہو۔ تم موت اور زندگی کی کشمکش میں مُبتلا ہو اور آزمائش کے ایک دَور سے گزر رہے ہو۔ یہ اُس نے اس لئے کیا تاکہ پہچان لے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ لیکن یہ جو جدوجہد ہے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ تم دو خداؤں کی پیداوار ہو۔ بلکہ تم ایک ہی خدا کی پیداوار ہو۔ اور اگر تم یہ دیکھنا چاہو کہ کائنات کا مالک صرف ایک ہے، تو کائنات پر نظر ڈال کر دیکھو هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ۔ سات آسمانوں کی وسعتیں لامتناہی کائناتیں تمہیں دِکھائی دیں گی۔ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ کیا ایک بھی رخنہ تمہیں کہیں نظر آئے گا؟ فَارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ دوبارہ نظر دوڑا کر دیکھ تو پھر کوشش کر لو۔ تمہاری نظر تھکی ہوئی واپس تمہاری طرف لَوٹ آئے گی۔ لیکن کوئی رخنہ نہیں پائے گی۔ کوئی تضاد اس کو نظر نہیں آئے گا۔

یہ وہ اعلان ہے

جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک کائنات کے مطالعہ کا تعلّق ہے اس میں آپ کو کہیں بھی دُو ہستیوں کا ثبوت نظر نہیں آتا۔ کوئی اشارہ بھی ایسا نہیں ملتا کہ گویا کائنات کو دُو مختلف وجودوں نے پیدا کیا ہو۔ پھر سوال یہ ہے کہ انسان کیوں ایک جدّ وجہد میں مُبتلا ہے۔ ایک طرف گناہ ہے ایک طرف نیکی ہے۔ ایک طرف اندھیرا ہے، ایک طرف روشنی ہے۔ اس سوال کے حل کی تلاش میں بعض لوگوں نے ٹھوکر کھائی۔ اور زرتشتی مذہب کے بعد کے لوگوں نے یہ سمجھا کہ گویا دُو خدا تھے۔ ایک اندھیرے کا خدا تھا اور ایک روشنی کا خدا۔ ایک نیکی کا خدا تھا اور ایک بدی کا خدا تھا اور ان دونوں کے درمیان ہمیشہ سے جدّ وجہد ہوتی چلی آئی ہے اور جاری رہے گی یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ نیکی کا خُدا بدی کے خدا پر غالب آ جائے گا۔ اور اس کے بعد

"مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔"
(کشتی نوحؑ)

پیشکش گلوب ربر مینوفیکچرس ۱/۲ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون:- 27-0441
گرام:- "GLOBEXPORT"

پھر دُنیا امن کا مُنہ دیکھے گی ۔ اور ہر جگہ روشنی ہی روشنی پھیل جائے گی ۔

قرآن کریم نے اس عقیدہ کے پہلے حصّہ کو لے کر اس کے دُوسرے حصّہ کی نفی فرمائی۔ فرماتا ہے، اگرچہ نیکی اور بدی کا نظام تمہیں ملتا ہے ۔ جدّوجہد اور کشمکش کا نظام ملتا ہے ۔ لیکن یہ یاد رکھنا کہ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ وہ ایک ہی خدا ہے جس نے زندگی بھی پیدا کی ہے اور موت بھی پیدا کی ہے ۔ اور اس کے لئے دو الگ الگ خُدا نہیں ہیں ۔ یہ بات کہنے کے بعد پھر فرماتا ہے کہ

تُم کائنات کو دیکھ لو

تمہیں ایک ہی تمنّا کا وجود ملے گا ۔ کہیں بھی دو خُدا نظر نہیں آئیں گے ۔ اور بہت ہی لطیف مضمون ہے ۔ حقیقت میں اگر آپ غور کریں تو صرف زندگی ہی ہے موت کا کوئی وجود نہیں ۔ زندگی سے پیچھے ہٹ جانے کا نام موت ہے ۔ زندگی کی قوتوں کا آہستہ آہستہ کمزور پڑ جانا موت کی طرف لے جاتا ہے ۔ تو عملاً یہاں توحید ہی ہے اور اس مسئلہ کو قرآن کریم نے حل فرمایا ۔ ورنہ اس سے پہلے دُنیا کے فلاسفر اور بڑے بڑے مذہبوں کے رہنما یہ سمجھنے لگے تھے کہ گویا الگ الگ خدا ہیں ۔ حضرت زرتشت ؑ نے جو تعلیم دی وہ تو خُدا کی طرف سے تھی ۔ لوگوں نے ان کی اصطلاحوں کو سمجھنے میں غلطی کھائی ۔ لیکن ان کے علاوہ بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جنہوں نے قوت کے ہر سرچشمہ کو الگ الگ خدا کے طور پر سمجھ لیا ۔ سُورج سے روشنی پائی تو اس کو ایک خدا بنا لیا ۔ بادلوں سے پانی پایا تو اس کو ایک الگ خُدا بنا لیا ۔ بجلی نے ان کو ڈرایا اور چمکایا اور بعض دفعہ جلا بھی دیا تو اس کو ایک الگ خُدا بنا لیا ۔ سانپوں کو الگ بنایا ۔ سمندر کو الگ بنایا ۔ ہواؤں کو الگ بنایا تو یہ انسانی تصورات تھے ۔ جو ہر سمت میں پھیل گئے تھے ۔ اور ہر چیز کو خدا بنانے والے تھے ۔ قرآن وہ پہلی کتاب ہے جس نے ان سارے تصورات کو سمیٹ کر یکجائی شکل میں پیش کیا ۔ اور بتایا کہ ان

سب کا ایک خُدا ہے

اور اگر تم کائنات پر غور کرو تو بظاہر الگ الگ طاقتوں کے اندر بھی تم ایک ہی ہستی کی طاقتوں کو کارفرما دیکھو گے ۔ ایک ہی طاقت ان چیزوں کے پس پردہ تم کو عمل کرتی ہوئی نظر آئے گی ۔ اور وہی خُدا ہے جس کی قُدرت ان سب چیزوں کے پیچھے کارفرما ہے ۔ اسی طرح انسانی اعمال کے پیچھے بھی ایک ہی خدا ہے ۔ بدوں کا بھی ایک خدا ہے اور نیکوں کا بھی وہی ایک خدا ہے ۔ رہا یہ امر کہ نیکی اور بدی کی جدّوجہد کیوں پیدا کی ؟ فرمایا اس لئے پیدا کی تاکہ تمہیں نیک اعمال کے امتحان میں ڈالا جائے ۔ اور جدوجہد میں پڑ کر تمہارے اخلاق اور تمہارے اعمال اور تمہاری سمجھ اور عقل میں ایک چمک پیدا ہونی شروع ہو جائے ۔ کیونکہ نئی چمک نئی کوشش کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے ۔ بڑا مرتبہ بار بار کی جدوجہد سے حاصل ہوتا ہے ۔ یہ وہ مضمون ہے جس کی طرف قرآن کریم توجہ دلانا چاہتا ہے اور فرماتا ہے تم کہیں غلطی نہ کر جانا کہ تم کئی خداؤں کی پیداوار ہو ۔ ایک ہی خُدا نے تمہاری خاطر یہ کیا ہے تاکہ تمہیں پہلے سے بہتر بناتا چلا جائے ۔ اس بات کو اگر آپ دُنیا پر پرکھ کر دیکھیں تو ہر جگہ اس کی صداقت واضح اور نمایاں طور پر آپ کو نظر آ جائے گی ۔ ایک آدمی ہے جو سُست ہے اور نکمّا ہے ۔ گھر پر لیٹا رہتا ہے ۔ اس کا جسم اگر بڑا بھی ہو پہلے سے ۔ تو لیٹے رہنے سے اور زیادہ پھولنا شروع ہو جائے گا ۔ لیکن اس میں طاقت کم ہونی شروع ہو جائے گی ۔ جو وزن وہ پہلے اُٹھاتا تھا اس پر کچھ اور وزن بھی لد جائے گا ۔ اور اس کے عضلات کی طاقت کمزور ہونی شروع ہو جائے گی ۔ یہاں تک کہ وہ اس حال کو بھی پہنچ سکتا ہے کہ اس کے لئے سانس لینا بھی مشکل ہو جائے ۔ چار قدم چلے اور اس کو سانس چڑھ جائے ۔ اس کے برعکس اس سے نسبتاً کمزور آدمی جو ورزش کرتا ہے، وہ جدوجہد کرتا ہے ۔ وہ مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے ۔ وہ اپنے نفس کو خود مُصیبت میں ڈالتا ہے ۔ اور اُس کا نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ دن بدن وہ پہلے سے زیادہ طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے ۔ اس کے زائد بوجھ اُترتے چلے جاتے ہیں ۔ اور جو کچھ باقی رہ جاتا ہے وہ محض طاقت ہوتی ہے ۔ حالانکہ اگر واقعۃً آپ دیکھیں تو جو آدمی لیٹا ہوا تھا اُس نے بظاہر موت سے بچنے کی کوشش کی ہے ۔ اور جو آدمی جد وجہد کر رہا تھا، کوشش کر رہا تھا، محنت کر رہا تھا اس نے موت کے مُنہ میں چھلانگ لگائی ہے ۔ یہ ہے وہ مضمون جس کو قرآن کریم بیان فرما رہا ہے کہ موت کے مُنہ میں چھلانگ لگائے بغیر تمہیں زندگی مل نہیں سکتی ۔ اگر کوئی زندگی مل سکتی ہوتی تو خدا تمہیں اس کے بغیر دیتا ۔ لیکن جس طرح خُدا نے تمہیں پیدا کیا ہے

تمہارے لئے جدّوجہد لازمی ہے

تم اگر زندہ رہنا چاہتے ہو تو موت سے ٹکرا کر تمہیں زندگی ملے گی ۔ اس کا چیلنج قبول کر کے پھر تم زندگی پاؤ گے ۔ اب آپ دیکھئے کہ جو آدمی ورزش کر رہا ہے اس کی ہر حرکت پر اس کی طاقت کم ہوتی ہے ۔ اس کے اعضاء کمزور پڑ رہے ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر جو گرمی اور توانائی محفوظ کی ہوئی ہے وہ اُن کو توڑ توڑ کر جلا رہا ہے اور اس کا کیا نتیجہ نکلنا چاہیئے، آپ کی عقل تو یہ کہے گی کہ وہ تو مصیبت میں مُبتلا ہے اس کی جو پہلی طاقت تھی وہ بھی کھائی گئی ۔ اس کے پاس تو کچھ بچنا نہیں چاہیئے ۔ اس کے عضلات آہستہ آہستہ ضائع ہو جانے چاہئیں ۔ اور دوسرے آپ ایک موٹے آدمی کو لیٹے ہوئے دیکھیں تو کہیں گے، دیکھو یہ عقل والا ہے ۔ اس نے مصیبت اختیار نہیں کی ۔ موت کے مُنہ میں چھلانگ نہیں لگائی ۔ اپنے آپ کو بچا کر رکھ رہا ہے اور نتیجہ کیا نکلتا ہے ؟ یہی آیت سچی ثابت ہوتی ہے جو قرآن کی آیت ہے ۔ اور جو بتا رہی ہے کہ تمہیں موت سے زندگی ملے گی ۔ نیک اعمال چاہتے ہو تو جدوجہد کرو ۔ اور اپنے آپ کو مشکل میں ڈالو ۔

وہ زمیندار جو اپنے دانے سنبھال کر رکھے ہوئے ہے اور محنت کر کے اس کو زمین میں نہیں ڈال رہا اُس کے دانے کتنی دیر چلیں گے ۔ سال سے اوپر دو مہینے چل جائیں گے ۔ چار مہینے چل جائیں گے ۔ بہت ہی فاقے کر کے گزارہ کرے تو سال اُوپر نکل جائے گا ۔ لیکن ایک زمیندار ہے جو جاتا ہے اور دانوں کو موت کے مُنہ میں پھینک دیتا ہے ۔ خود بھی مصیبت میں پڑتا ہے زمین کھودتا ہے اور اس کے اندر ڈال دیتا ہے اور دفنا کر آجاتا ہے ۔ چنانچہ اسی موت سے

ایک نئی زندگی پُھوٹتی ہے

اور یاد رکھیں دانوں کی یقینی موت ہے ۔ اُن کی شکل بدل چکی ہوتی ہے ۔ موت نام ہے اپنی ہیئت کو تبدیل کر دینے کا ۔ موت نام ہے اپنی ایک کیفیت کو ایک اور کیفیت میں بدل دینے کا ۔ اس کے سوا موت اور کوئی چیز نہیں ہے ۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر جگہ تمہیں موت ہی میں سے زندگی ملے گی ۔ وہیں تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے ترقی کی راہیں کھولی ہوئی ہیں ۔ اس لئے اس بے وقوفی میں نہ مبتلا ہونا کہ موت کا خُدا کوئی اور ہے اور زندگی کا خدا کوئی اور ہے ۔ یہ صرف زندگی کا خُدا ہے جو تمہارے لئے موت کا انتظام کر رہا ہے ۔ اگر موت نہ ہوتی تو انسانی زندگی ترقی نہیں کر سکتی تھی ۔ وہ جانور جو امیبیا (AMOEBEA) کی شکل میں معمولی کیڑوں کی شکل میں تمہیں نظر آتے ہیں یہ آگے بڑھ ہی نہیں سکتے تھے ۔ موت سے انہوں نے مقابلہ کیا تو اُن کو نئی نئی طاقتیں نصیب ہوئیں ۔ اندھیروں میں ٹکریں ماریں تو اُن کو روشنی نصیب ہوئی ۔ آنکھیں عطا کی گئیں ۔ غرضیکہ ساری زندگی کی جدّوجہد پر آپ نظر ڈال کر دیکھ لیں ۔ اس کا خلاصہ قرآن کریم کی اس آیت میں بیان ہُوا ہے ۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ ز وَهُوَ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرُ نِ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ
لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط

وُہ بڑی مُبارک ذات ہے

اور وہ ایک ہی ہے اس کے ہاتھ میں ہر نظام کی چابیاں ہیں ۔ ہر چیز کی باگ ڈور اُس کے قبضۂ قُدرت میں ہے ۔ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ جو چیزیں تمہیں ناممکن نظر آتی ہیں وہ اُن پر بھی قادر ہے ۔ چنانچہ اُس نے یہ حیرت انگیز نظام پیدا کیا کہ موت اور زندگی کو لڑا دیا ۔ اور اس کے نتیجہ میں حُسنِ عمل پیدا ہونا شروع ہُوا ۔ پہلے سے زیادہ بہتر چیزیں وجود میں آنی شروع ہوئیں ۔ تو دو خدا کس طرح ہو گئے ۔ ایک ہی خدا ہے ۔ جس کا ایک خاص مقصد ہے ۔ اور وہ مقصد ایک سنگل مقصد ہے ۔ اس میں توحید پائی جاتی ہے ۔ حُسنِ عمل ہے ۔ تو آپ ساری کائنات میں جس طرف بھی نظر ڈالیں گے اگر آپ غور سے دیکھیں گے،

گہری نظر سے دیکھیں گے تو توحید کے سوا آپ کو کچھ نظر نہیں آئے گا۔ یہی توحید ہے جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ اور مسلمان معاشرہ میں دیکھنا چاہتا ہے، وہ ایک وجود بن جائے۔ محض خیال میں وہ ایک خدا کو پوجنے والا نہ رہے بلکہ واقعاتی طور پر دنیا میں بھی ایک ہی سوسائیٹی ظاہر ہو جو ایک دوسرے کے ساتھ مل کر ایک وجود بن جائے۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس مضمون کو مختلف شکلوں میں بیان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا

(آلِ عمران آیت : ۱۰۴)

کہ دیکھو جب تم نے ایک خدا کو پکڑا ہے تو دو دو چار چار رسیاں کیوں پکڑو گے۔ باقی رسیاں تو پھر شیطان کی رسیاں ہیں۔ کیونکہ ایک خدا کی تو ایک ہی رسی ہے۔ اس لئے اُس رسی کو پکڑو جو تمہارے

واحد خدا کی رسّی

ہے دوسری طرف توجہ نہ کرو۔ وَلَا تَفَرَّقُوْا کا مطلب یہ ہے کہ خدا کے سوا دوسری رسیوں کی طرف مائل نہ ہو جانا۔ وہ تمہیں غلط طرفوں میں لے جائیں گی۔ توحید کے قائل ہو تو اپنے نظام میں دنیا میں تمہیں توحید دکھانی پڑے گی۔ اگر ایک خدا کے پجاری ہو تو تمہاری سوسائیٹی میں وحدت نظر آنی چاہیئے۔ اگر اس کے بجائے تمہارے اندر اختلاف پائے جاتے ہیں، تم ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہو، ایک دوسرے کی برائیاں چاہتے ہو۔ لڑائیوں کے لئے بہت تیزی دکھاتے ہو۔ تکبر کرتے ہو اپنے بھائی سے اور اس کو نیچا سمجھتے ہو تو پھر تمہیں یہ وہم ہے کہ تم توحید کے پجاری ہو۔ پھر تو تم نے الگ الگ رسیاں پکڑ لیں، پھر تو تم ایک خدا کے قائل نہیں رہے۔ فرماتا ہے دیکھو ساری کائنات جس کو اختیار نہیں ہے غلط رستے پہ جانے کا۔ اس میں توحید قائم ہے۔ تمہیں اختیار دیا تھا موت اور زندگی کے درمیان اس لئے دیا تھا کہ تم زندگی کی طرف مائل ہو اور پہلے سے بڑھ کر زیادہ حسن اختیار کرو۔ اگر تم ٹھوکر کھاؤ گے، اگر تم اس فلسفہ کو نہیں سمجھو گے تو پھر رفتہ رفتہ تم موت کا شکار ہو جاؤ گے۔ تمہیں موت پر غالب آنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ موت سے مغلوب ہونے کے لئے تمہیں پیدا نہیں کیا گیا۔ یہ ہے

قرآن کریم کا پیغام

جو ہر مسلمان کو دیا گیا ہے۔ اور جس طرح توحید کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص مشرک ہو اُس کا ٹھکانہ آگ ہے۔ جہنم ہے۔ بالکل اسی طرح مسلمان سوسائیٹی کو جو شخص اختلاف میں مبتلا کرتا ہے اس کے لئے بھی قرآن کریم نے جہنم کا لفظ بیان فرمایا ہے۔ اور اس کی جزاء آگ بتائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

کُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْھَا

کہ اے مسلمانو! دیکھو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جب تک تمہیں ایک وجود نہیں بنا دیا اس سے پہلے تم ایک دوسرے کے دشمن ہو کر آگ کے کنارے پر کھڑے تھے۔ تم اس آگ میں کسی وقت بھی گر سکتے تھے۔ پس یہ ایک حقیقت ہے کہ دنیا میں بھی شرک کا انجام آگ ہے اور آخرت میں بھی شرک کا انجام آگ ہے۔ جو قومیں ایک دوسرے سے لڑ پڑتی ہیں وہ خود آگ میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور اس آگ سے ان کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہ کئی قسم کی آگ ہے۔ ایک تو ایسی آگ ہے جو اُن کی ترقی کی ساری طاقتیں کھا جاتی ہے۔ ان کے دل کا چین اُڑا دیتی ہے۔ سوسائیٹی میں لطف کی بجائے نفرت کا ایک ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں آدمی جلتا اور کڑھتا رہتا ہے۔ جس سے نفرت کی جائے وہ بھی مارا جاتا ہے اور جو نفرت کرتا ہے وہ بھی مارا جاتا ہے۔ تو ہر وہ چیز جو آپ کی سوسائیٹی کو مشرک سوسائیٹی میں تبدیل کر دیتی ہے وہ گناہ ہے۔ وہ ایسی خطرناک چیز ہے جس سے آپ کو بچنا چاہیئے اور قرآن کریم صرف بچنے کی ہدایت ہی نہیں دیتا بلکہ تفصیل سے سمجھاتا بھی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اس کی ہمارے سامنے تشریح بیان فرماتے ہیں اور ایک ایک باریک نکتہ بتاتے ہیں کہ تم اپنی سوسائیٹی کو شرک سے کس طرح بچا سکتے ہو۔ وحدت میں کس طرح پرو سکتے ہو۔ سب سے پہلے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اس توحید کا نقشہ قرآن سے اخذ فرما کر ان الفاظ میں بیان کیا کہ

مومنوں کی جماعت کی مثال

ایک بدن کی سی ہوتی ہے۔ ایک بدن میں اگرچہ بہت سے اعضاء ہوتے ہیں انگلیاں ہیں پھر انگلیوں کے پورے الگ الگ ہیں۔ پھر اوپر کی جلد اور ہے نیچے کی جلد اور ہے۔ ہاتھ پاؤں ہیں۔ مختلف ہڈیاں ہیں۔ جگر ہے۔ دل ہے۔ گردے ہیں۔ اور پھر اُن کے آگے بہت سے حصے ہیں۔ غرضیکہ اگر آپ انسانی اعضاء کو الگ الگ کر کے دیکھیں اور وہ ٹکڑے جن سے یہ بنتا ہے اور اس پر مزید تحقیق کر کے اس کے ذرّوں کو بھی خون کے اعضاء کے طور پر شامل کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی الگ الگ وجود ہیں تو ایک اَن گنت تعداد ہے جس کو آپ گننے پر قادر نہیں ہو سکتے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ سارا وجود ایک وجود کی شکل میں ڈھالا ہوا ہے۔ اور ہر ایک دوسرے سے تعاون کر رہا ہے۔ خون کا ہر ذرہ ایک دوسرے سے تعاون کر رہا ہے۔ دل پھیپھڑوں سے تعاون کر رہا ہے۔ پھیپھڑے جگر سے تعاون کر رہے ہیں۔ جگر گردوں سے تعاون کر رہا ہے اور دماغ کا ایک ایک حصہ ہر دوسرے حصہ کے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔ یہ جب تعاون اُٹھتا ہے تو اس کا نام آپ بیماری رکھ دیتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں آگ پیدا ہوتی ہے۔ کسی جگہ بھی آپ اس تعاون کو ہٹا کر دیکھیے کیسے خطرناک عذاب میں آپ مبتلا ہو جائیں گے۔ مثلاً دل کا پھیپھڑے سے یہ تعاون ہے کہ جتنا خون پھیپھڑے میں داخل ہو رہا ہے اتنا ہی خون دل کھینچ کر اوپر پھینک دے۔ اور اگر یہ توازن بگڑے تو انسان کو خطرناک بیماری لاحق ہو جائے گی۔ پھیپھڑے میں زیادہ خون داخل ہو رہا ہے اور دل تعاون چھوڑ دیتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ نہیں میں تھوڑا خون آگے بھیجوں گا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں میں CONJESTION شروع ہو جاتی ہے۔ اس کو PROGRESSIVE HEART FAILURE کہتے ہیں۔ اگر انسان کی موت نہ بھی ہو جائے تو وہ اس قدر خوفناک عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ ایسی حالت میں آدمی کو جان دیتے ہوئے دیکھنا بھی عذاب ہوتا ہے۔ وہ سانس لینے کی کوشش کرتا ہے۔ نیچے پھیپھڑے خون سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں اُس کو چین نہیں آتا۔ آکسیجن بھی دو تو آکسیجن اس کے اندر پہنچتی نہیں۔ کیونکہ جن خلیوں نے خون پھینکنے کے بعد ہوا لینی تھی اور آکسیجن استعمال کرنی تھی وہ بے کار ہو جاتے ہیں۔ انسان کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے۔ حالانکہ دو اعضاء کا ایک دوسرے سے تعاون چھٹا ہے۔ گردے خون سے تعاون کرنا چھوڑ دیں اور جتنا پانی اُن کو نکالنا چاہیئے اتنا نہ نکالیں تب بھی مصیبت اور اگر زیادہ نکالنا شروع کر دیں تب بھی مصیبت۔ جو زیادہ نکالنا شروع کر دیں تو کہتے ہیں جسم DEHYDRATE ہو گیا۔ بدن کے سارے نظام پر ایک مصیبت آجاتی ہے۔ اور اگر کم نکالیں تو خون HYDROSCOPIC ہو جاتا ہے۔ پانی سے بھر جاتا ہے۔ دل پھول جاتا ہے جسم پھول جاتا ہے۔ سارا نظام تباہ ہو جاتا ہے۔ انسانی جسم کا ایک ذرہ بھی ایسا نہیں جو دوسرے سے تعاون چھوڑے اور بدن کے سارے نظام کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس کو وحدت کہتے ہیں۔ اور

وحدت تعاون سے قائم ہوتی ہے

تعاون توڑیں گے آپ کو آگ دکھائی دے گی۔ بعض مریض واقعۃً یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں آگ لگ گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں ہم پر پانی ڈالو۔ چنانچہ شدید سردی کے موسم میں بھی وہ لوگ جن کو کینسر ہو جاتا ہے، اگر برف کے پانی بھی اُن پر گرائے جائیں تب بھی وہ چین محسوس نہیں کرتے۔ ہوتا کیا ہے، جسم کے ایک حصے نے دوسرے سے تعاون چھوڑ دیا ہوتا ہے۔ مثلاً ہمارے اندر جتنی غذا جاتی ہے اس کے حصے مقرر ہیں کہ کتنا حصہ دانت میں جائے گا۔ کتنا حصہ ٹوٹے ہوئے اعضاء کے درست کرنے کے لئے استعمال ہو گا۔ کتنا خون کی [illegible] کے لئے استعمال ہو گا۔ اگر آپس میں تعاون اُٹھ جائے اور کوئی ہڈی کہے کہ ساری خوراک میں نے ہی کھا جانی ہے تو وہ ہڈی بڑھنی شروع ہو جاتی ہے۔ پھر ڈاکٹر مرضی کریں اس کو کنٹرول نہیں کر سکتے۔ اسی کا نام ہڈی کا کینسر ہے۔ اگر خون کے ذرے زیادہ کھانے لگ جائیں تو اپنی طاقت سے زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں۔ وہ کچا خون بنا بنا کر پھینک رہا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں ہم تم سے تعاون نہیں کریں گے۔

ہمارا داؤ زیادہ لگ گیا ہے ہم کھاتے جائیں گے ۔ اور اس سے خون میں ایسی شدید گرمی پیدا ہو جاتی ہے کہ جو سارے جسم کو آگ لگا دیتی ہے ۔

پس توحید کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آسمان پر خدا کی ایک وحدت موجود ہے اور آپ نے اس کو مان لیا ۔ اور چھٹی ہو گئی ۔ یہ

بیوقوفوں والا تصور

ہے ۔ یہ کسی اور مذہب میں ہو تو ہو اسلام میں نہیں ہے ۔ اسلام تو بڑی تفصیل سے مثالیں دے دے کر بیان کرتا ہے کہ توحید کیا چیز ہے ۔ انسان کی ساری کائنات کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔ انسان کی موت اور زندگی کے نظام کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔ پھر جسم کی طرف اشارے کر کے بتاتا ہے کہ اس قسم کی توحید چاہیئے ۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کی توحید اس کو کہتے ہیں کہ ایک پاؤں کو بھی ذرا سا کانٹا چبھے تو سارا جسم بے چین ہو جائے ۔ اور بدن کے کسی حصے کو راحت ملے سارا جسم راحت محسوس کرتا ہے۔ جن سوسائیٹیوں کو کینسر ہو جاتے ہیں ، جن سوسائیٹیوں میں شرک داخل ہو جاتا ہے وہاں بالکل الٹ نظارہ آپ کو نظر آتا ہے ۔ کسی کو سکھ پہنچے تو لوگوں کو تکلیف ہونے لگ جاتی ہے ۔ آگ لگ رہی ہوتی ہے کہ اچھا اس کو کیوں زیادہ دولت مل گئی ہے ۔ اس کو کیوں زیادہ چین مل گیا ہے ۔ اور اس میں کیڑے ڈالے جاتے ہیں ۔ کسی کو دکھ پہنچے تو بہت خوش ہو رہے ہوتے ہیں کہ بڑا مزہ آیا ۔ ویسے کہتے تو یہی ہیں کہ ہمیں بہت ہمدردی ہے تمہارا فلاں رشتہ دار مر گیا ہے ، تمہاری موٹر کو آگ لگ گئی یا تمہارے مکان کو کسی نے تباہ کر دیا ۔ اور چسکے لے رہے ہوتے ہیں کہ ہمیں بھی اس کو سنانے کا موقع ملا ہے ۔ یہ ہے بگڑی ہوئی سوسائیٹی کی شکل جس میں وحدت نہیں ہوتی ۔

پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثالیں دے دے کر اس مسئلہ کو تفصیل سے سمجھایا ہے ۔ اور ان خطرات کی طرف توجہ دلائی ہے جو وحدت کو توڑتے ہیں ،

اُن میں ایک غیبت ہے

یعنی ایک دوسرے کی چغلی کھانا ۔ یہ عجیب خوفناک بیماری ہے ۔ ایک مجلس لگی ہو گی ۔ عورتیں سہیلیوں کی طرح بیٹھی ہوں گی ۔ ایک دوسری سے بڑی محبت کا اظہار کر رہی ہوں گی ۔ اور ساتھ ہی جو بہنیں وہاں موجود نہیں ہوں گی ان کے متعلق برائیاں بھی کر رہی ہوں گی ۔ اور ساری سوسائٹی یہ سمجھ رہی ہو گی کہ ہم سب تو دوست ہیں ۔ لیکن وہ بڑی گندی عورت ہے جو باہر ہے ۔ وہ یوں کرتی ہے اور وہ یوں کرتی ہے ۔ اور اگر ایک عورت اٹھ کر باہر جائے تو سب آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہنسیں گی ۔ اور کہیں گی یہ بھی ایسی ہے بلکہ اس سے بھی گندی ہے ۔ اور دیکھو کیسی باتیں کر رہی تھی ۔ حالانکہ یہ خود بڑی خطرناک ہے ۔ تیسری اٹھ کر واپس چلی جائے تو اس کے خلاف باتیں ہونے لگتی ہیں ۔ اور وہ تین جو باہر نکلیں گی وہ ایک دوسرے کے خلاف جا کر باتیں کریں گی کہ شکر ہے ہم وہاں سے نکل آئے وہ تو بڑی گندی سوسائٹی تھی ۔ دوسروں کے خلاف بڑی بڑی باتیں کرنے والی تھیں اپنا حال دیکھو ، اپنی بہو کا حال دیکھو ، اپنی بیٹی کا حال دیکھو ۔ چنانچہ قرآن کریم نے اس کو بڑی اہمیت دی ہے حالانکہ بظاہر سب سے معمولی برائی نظر آتی ہے ۔ منہ سے بات کی ہے کسی کو چپیڑ نہیں ماری ۔ لیکن قرآن کریم کے نزدیک یہ بہت خطرناک بیماری ہے ۔ یہ

توحید کو کھا جانے والی بیماری

ہے ۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے تم اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاؤ ۔ اب آپ اس مثال پر غور کریں تو انسان کی عقل دنگ رہ جاتی ہے ۔ جتنا اس پر غور کرتے ہیں اتنا ہی زیادہ طبیعت اس پر عش عش کر اٹھتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے ۔ اس میں اس سے بہتر مثال نہیں دی جا سکتی تھی ۔ مُردہ بھائی اپنے آپ کو DEFEND نہیں کر سکتا ۔ مُردہ بھائی کی مثال ویسی ہی ہے جیسے کوئی شخص آپ کے پاس سے اٹھ کر باہر چلا جائے ۔ پھر اس کے خلاف جو مرضی باتیں کریں ۔ اس کی کیا طاقت ہے کہ وہ اپنے آپ کو DEFEND کرے ۔ لیکن یہ اتنی ہی مکروہ بات ہے جیسے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا ہے ۔ اور کسی مُردار کا گوشت کھانا ویسے ہی آپ کو بہت عجیب لگتا ہے ۔ اور پھر آپ کا اپنا بھائی !!! تو فرمایا خدا کی نظر میں جو تمہارا بھائی ہے اس کی غیبت کرتے ہو تو یہ ایسے ہی ہے جیسے تم اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتے ہو ۔ جہنم کیا چیز ہے ؟ وہ انہی باتوں کا تصویری نمونہ ہے جو مرنے کے بعد ملے گا ۔ وہاں جو عجیب و غریب خوفناک نقشے دکھائے گئے ہیں ، وہ اسی دنیا کی حرکتوں کی دراصل تصویریں ہیں ۔ یہ تصویریں ہمیں بعض دوسرے جانوروں میں بھی نظر آتی ہیں ۔ اور مرنے کے بعد ان میں ہی سے ہم خود بھی گذر سکتے ہیں ، اگر ہم ان حرکتوں سے باز نہ آئے ۔ مگر قرآن کریم نے بتا دیا ہے کہ چغل خوروں کی یہ جہنم ہو گی ۔ مرنے کے بعد وہ ایسے عذاب میں مبتلا ہوں گے گویا اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھا رہے ہوں گے ۔ اور کھاتے چلے جائیں گے ۔ اس وقت انہیں پتہ لگے گا کہ وہ کیا حرکتیں کرتے تھے ۔ چنانچہ اس مثال پر آپ مزید غور کر کے دیکھیں تو پھر مزید باتیں آپ کو سمجھ آئیں گی ۔

یہ جو مردار خور جانور ہیں یہی گوشت کھاتے ہیں ۔ مثلاً چیلیں ہیں ، گدھیں ہیں اور دوسرے اس قسم کے جانور جو مُردوں کا گوشت کھانے پر خاص طور پر مقرر ہیں ، وہ دوسروں کا بھی گوشت کھاتے ہیں اپنوں کا بھی کھاتے ہیں ۔ ان کے حالات پر آپ غور کریں تو وہ ساری دنیا سے کٹ کر الگ ہو چکے ہوتے ہیں ۔ عملاً ساری دنیا کی زندگی نے ان سے بائیکاٹ کیا ہوا ہے ۔ وہ نہ باغ میں چہچہاتے ہوئے نظر آئیں گے ، نہ جنگلوں کی زینت بنیں گے دوسرے جانوروں کی طرح ۔ کسی نہ کسی چوٹی کے اوپر جا کر اکیلے زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں ۔ صرف اس وقت اکٹھے ہوتے ہیں جب مُردار ہاتھ آ جائے ۔ ورنہ اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے ۔ سارے گدھوں اور سارے مردار خور جانوروں کی نہ آواز میں کوئی رونق ہے نہ ان کی شکل میں کوئی زینت ہے ۔ نہایت منحوس قسم کی چیزیں ہیں ۔ اور تنہائی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ۔

پس حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب

قرآنی آیات کی تفسیر

کرتے ہوئے غیبت سے ڈرایا ہے تو یہی بتایا ہے کہ اس طرح تم تباہ و برباد ہو جاؤ گے ۔ غیبت کرنے والے بالآخر قرآن کی اس آیت کی روشنی میں تنہا ہوتے چلے جاتے ہیں ۔ اور صرف اس وقت اکٹھے ہوتے ہیں جب کسی کی برائی کرتے ہیں ۔ ورنہ ہر ایسی عورت جو غیبت میں مبتلا ہے وہ عملاً اپنی سوسائٹی سے کٹ کر الگ ہوتی چلی جاتی ہے ۔ اس کی نہ کوئی عزت باقی رہتی ہے اور نہ وقار باقی رہتا ہے ۔ نہ اس کی بات میں کوئی حسن رہتا ہے ۔ کیونکہ وہ کسی کی برائی بیان کرنے کے سوا اور کچھ جانتی ہی نہیں ۔ یہی حال ان مردوں کا ہے ۔ عورتوں سے غیبت شروع ہوتی ہے پھر مردوں میں داخل ہونا شروع ہو جاتی ہے ۔ وہ گھروں میں بیٹھ کر باتیں سنتے ہیں اور لذت پاتے ہیں اور پھر گھروں میں دوسرے مردوں کے خلاف آہستہ آہستہ نفرتیں پیدا ہو رہی ہوتی ہیں ۔

پس یہ ایک بہت ہی خطرناک بیماری ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَاءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے ۔
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

بشکریہ : کرشن احمد ، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈیلرز ۔ مدینہ میران روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر : ۔ شیخ محمد یونس احمد صاحب ۔ فون نمبر : ۔ 294.

اس بیماری کی روک تھام کے طریق بھی بتاتے ہیں۔ فرمایا ایک تو غیبت ہو رہی ہوتی ہے پھر اگلا قدم اُٹھتا ہے جو اس سے بھی زیادہ خطرناک بن جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک نے دوسرے کی بُرائی کی اور جس کی بُرائی ہوئی تھی اس کو جاکر بتا دیا کہ دیکھو تمہارے متعلق یہ باتیں ہو رہی تھیں۔ یعنی وہ جو ابھی تک فرضی قصہ تھا وہ اب حقیقت بن گیا کہ میرے خلاف کسی نے نقصان پہنچانے کے لئے بات کی ہے اور مجھے پتہ ہی نہیں ہے میں آرام سے بیٹھا ہوا ہوں۔ لیکن دوسرے کا تیر اُٹھا کر اس نے میرے سینے میں گھونپ دیا ہے۔ پھر غیبت کا اگلا قدم یہ ہے کہ ایک صاحب اُٹھے اور اس کے خلاف بھی غیبت کرنے لگ گئے جس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ غیبت کے معنے ہی یہ ہیں کہ کسی کی غیر حاضری میں اس کو نقصان پہنچانا، اسکے خلاف باتیں کرنا۔ دوسرے شخص کے پاس پہنچے اور کہا جناب آپ تو اس شخص کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں وہ بڑا ذلیل آدمی ہے آج وہ آپ کے خلاف باتیں کر رہا تھا اور یہ نہیں بتاتے کہ میں بھی اُن باتوں میں شامل تھا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا بہت پیارا نقشہ کھینچا ہے آپؐ نے فرمایا اس کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کسی کی طرف تیر پھینکے، تیر کمان سے چلائے وہ اسے نہ لگے۔ اس کے قدموں میں جا گرے بے کار ہو کر گر جائے تو ایک دوسرا شخص کہے اس نے چلایا تو اس کی طرف تھا وہ وہاں سے اُٹھائے اور اس کے سینے میں مار دے۔ یہ کہتے ہوئے کہ تیر تو نشانے پر پہنچنا چاہیئے۔ تو وہ غیبت ایسے تیر کی طرح ہوتی ہے جو لگتا نہیں کیونکہ جو چیز نشانے پر نہیں لگے گی وہ دکھ بھی نہیں پہنچائے گی اور بُرائی بھی پیدا نہیں کر سکے گی۔ غیبت کرنے والا صرف اپنے آپ کا نقصان کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن جو بات پہنچا دیتا ہے وہ اس کا بھی نقصان کرتا ہے جس کے خلاف غیبت کی گئی تھی اس کو تکلیف پہنچاتا ہے اور خود اس کا قاتل بن جاتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآنی امور کی جو تفصیل بیان فرمائی ہے اسے دیکھکر حیرت ہوتی ہے اس کو کہتے ہیں رسول۔ ایسا کامل رسول کہ پوری وضاحت کے ساتھ معاشرہ کی خرابیاں بتائیں ان کے بہتر ہونے کے طریق سکھائے۔ ہر خطرے سے آگاہ کیا۔ اس کے باوجود اگر کوئی سوسائٹی یہ سمجھے کہ یہ معمولی سی بات ہے اس سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا تو یہ اس کی بڑی بے وقوفی ہوگی۔ دوسری کوئی بُرائی بھی آپ کے اندر نہ ہو صرف ایک غیبت آپ کی نیکیوں کو کھا جائے گی اور یہ عادت کہ ایک جگہ سے بُری بات سنیں اور دوسروں تک پہنچا دیں یہ آپ کو تباہ کر دے گی۔ اسلام ایک ایسا

سائنٹیفک سسٹم

ہے کہ اس میں VALVE لگائے گئے ہیں جو لوگ ریڈیو اور ٹیلیویژن کے نظام سے واقف ہیں یا سائنس کی ماڈرن ٹیکنالوجی سے واقف ہیں ان کو پتہ ہے کہ وہاں VALVE سسٹم ہوتے ہیں وہ VALVES بعض چیزوں کو ریجیکٹ کرتے ہیں اور بعض چیزوں کو زیادہ طاقت کے ساتھ آگے پہنچاتے ہیں۔ اس کی طاقت کو پہلے سے بھی بڑھا دیتے ہیں۔ اسلام نے اسی طرح سائنسی طور پر ہماری کمزوریوں کو کاٹنے کی کوشش کی ہے اور ہماری خوبیوں کو ابھارنے کی کوشش کی ہے فرمایا اگر کوئی شخص کسی کی بُرائی کرتا ہے تو تم نے آگے بیان نہیں کرنی وہیں روک دی ہے تم اس کے رستے میں VALVE بن جاؤ اور اگر کوئی اچھی بات سنتے ہو تو ضرور آگے پہنچاؤ اس کو اپنے تک روکنا نہیں کیونکہ وہ تمہارے پاس دوسرے کی امانت ہے چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جو فرمایا میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں اس کے متعلق یاد رکھو فلیبلغ الشاھد الغائب کہ جو حاضر ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے اس بھائی تک اس بات کو پہنچائے جو مجلس میں حاضر نہیں تھا۔ اگر آپ کو اسلام کی کوئی اور دلیل نہ بھی معلوم ہو آپ کو اس نظام کی یہ سمجھ آجائے تو دنیا کے سارے مذاہب کو آپ چیلنج دے سکتے ہیں کہ تم اپنے مذہب سے ایسا نظام نکال کر دکھاؤ۔ اتنا perfect ہے اتنا مکمل اور ایک دوسرے کے ساتھ اتنا منضبط ہے کہ ایک توحید آسمان پر ہے ایک کائنات میں ہے ایک مومن کے وجود میں ہے اور پھر اس توحید کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے اس لئے آپ لوگ اگر سچے احمدی بننا چاہتے ہیں تو موحد بنیں تب آپ سچے احمدی بنیں گے

میں نے یہاں آکر یہ بات محسوس کی ہے

باوجود اس کے کہ یہ جماعت بہت چھوٹی جماعت ہے یہاں ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں پائی جاتی ہیں۔ میں نے یہ بھی محسوس کیا ہے کہ یہ کمزوری عورتوں میں زیادہ پائی جاتی ہے۔ وہ اپنی بہنوں کی غیبت کرتی ہیں اور ان کی برائیاں بیان کرتی ہیں۔ اب ہم جو باہر سے آئے ہیں کیا ضرورت تھی ہمیں یہ بتانے کی کہ فلاں عورت میں یہ نقص ہے یا فلاں بھائی میں یہ نقص ہے۔ پردہ پوشی کرنی چاہیئے تھی چنانچہ اس کے آگے اسلام پردہ پوشی کا مضمون شروع کر دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نصیحت فرمائی کہ اگر تم دوسری باتوں سے باز نہیں آتے تو کم از کم ایک بات یاد رکھو کہ تمہارے اندر بھی نقص ہیں اگر تم اپنے بھائی کی پردہ پوشی نہیں کرو گے تو تمہارا خدا تمہاری پردہ پوشی نہیں کرے گا۔ وہ بھی تو تمہارے عیوب ڈھانکے ہوتے ہے۔ اگر خدا بھی یہی کام شروع کرے جو آج کل سوسائٹی کے لوگ کرتے ہیں کہ کسی کی بُرائی دیکھی اور آگے اس کا اشتہار دے کسی سے بُری بات سنی تو آگے چلا دی تو اللہ تعالیٰ کی تو آپ کے سب عیبوں پر نظر ہے آپ رات کی تاریکی میں چھپ کر چھوٹے سے چھوٹا گناہ کریں اللہ تعالیٰ اس کو بھی جانتا ہے۔ کسی کے متعلق دل میں بیل آجائے خدا اس کو بھی جان رہا ہوتا ہے اور اگر خدا آپ سے بھی وہی سلوک شروع کر دے تو آپ کے دل میں کسی کی بُرائی آئے اور خدا تعالیٰ یہ بتا دے کہ دیکھو تمہارے متعلق یہ سوچتا ہے آپ کو خدا نے کتنے پردوں میں ڈھانکا ہوا ہے۔ آپ کی سوچ آپ کی چیز ہے آپ جو مرضی سوچ جائیں یہ ہے ستاری اللہ تعالیٰ کی دوسرے کو پتہ نہیں لگتا۔ دیواریں آپ کا راستہ روک لیتی ہیں۔ کپڑے آپکی برائیاں روک لیتے ہیں۔ آپ کے بدن کے عیب چھپا لیتے ہیں۔ خدا اتنا ستار ہے اور

اپنی مخلوق سے رحم کرنے والا

اور ہر بُرائی پر پردہ ڈالنے کے اس نے انتظام کئے ہوں اور وہ کہے کہ میری مخلوق سے یہ سلوک کرو جو میں نے تم سے کیا ہے اور آپ وہ نہ کریں آپ اس کے پردے پھاڑنے پر لگ جائیں اور دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے پر لگ جائیں اس کی برائیوں کے اشتہار دینے پر لگ جائیں تو بتایئے کہ پھر آپ کا کیا حق ہے کہ ستار خدا کی رحمت کے تابع رہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر ایسی قوموں سے رحمت چھین لیا کرتا ہے وہ خود پردے پھاڑنے کا انتظام کر دیا کرتا ہے۔ وہ پھر ان کی برائیاں ظاہر کرنی شروع کر دیتا ہے۔

پس اسلامی نظام کو سمجھیں اور اس بات کو خوب سمجھ لیجئے کہ آپ جب تک موحد نہیں بنیں گے اور اس دنیا میں بھی ایک موحد سوسائٹی کو پیدا نہیں کرتے اس وقت تک فرضی توحید کوئی چیز نہیں۔ توحید وہ ہے جو عمل کی دنیا میں نظر آرہی ہے اور خدا نے آپ کو اس کے نمونے دیدیئے ہیں۔ اس کے بعد بھی اگر آپ اپنی سوسائٹی کو موحد سوسائٹی نہیں بناتے اور ایک بدن کی طرح یک جان نہیں بن جاتے اور ہر احمدی کا دُکھ سب کا دُکھ نہیں بن جاتا۔ ہر احمدی کی خوشی سب کی خوشی نہیں بن جاتی اُس وقت تک معاشرہ مجموعی طور پر ترقی نہیں کر سکتا۔ اس لئے کوئی ایسا فعل نہ کریں جو اس توحید کو توڑنے والا اور اس یگانگت کی روح کو پارہ پارہ کرنے والا ہو۔ جب آپ اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کر لیں گے تو پھر آپ موحد بن جائیں گے۔ جو قوم موحد بن جاتی ہے اس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے بیشمار برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور دنیا میں عظیم الشان ترقی کرتی ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اس کو آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتی۔

پس جتنے آپ تھوڑے ہیں جتنے آپ کمزور ہیں اتنے ہی زیادہ توحید کے ساتھ چمٹنے کی ضرورت ہے۔

آپ کی ساری طاقت کا راز

یہ ہے کہ آپ ایک دوسرے کے ساتھ یک جان ہو جائیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو توحید قائم فرمائی اس کا نقشہ قرآن کریم نے یہ بیان فرمایا

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

کہ دیکھو محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ماننے والے کی کایا پلٹی ہے یعنی رسول اللہ نے اپنے عمل سے ان کو کیا تبدیل کر دیا۔ اشداء علی الکفار رحماء بینھم۔ یہ آپس میں بے حد محبت کرنے والے ہیں اور جتنی آپس میں محبت کرتے ہیں اتنی ہی غیروں کے مقابلہ میں سختی اختیار کرتے چلے جاتے ہیں۔ یہ ترقی کرنے کا راز ہے اس کے اندر حکمت کا ایک گہرا اور انمول موتی پوشیدہ ہے: ہمیشہ وہ قومیں غیروں پر سخت ہوتی ہیں جو اندرونی طور پر ایک دوسرے سے محبت کیا کرتی ہیں۔ ان میں غیر راہ نہیں پا سکتا، ان کو کمزور نہیں کر سکتا ان کے اندر کسی قسم کا رخنہ نہیں ڈال سکتا جو قومیں آپس میں ایک دوسرے میں رخنہ ڈالتی پھرتی ہیں وہ غیروں کی خوراک بن جایا کرتی ہیں غیر ان میں داخل ہو جاتے ہیں۔

پس اگر آپ اپنوں کے لئے نرم ہیں تو لازماً غیروں کے لئے سخت ہو جائیں گے اگر اپنوں کے لئے سخت ہیں تو لازماً غیروں کے لئے نرم ہو جائینگے وہاں آپ کی جتیں پھیل جائیں گی۔ اور کسی قوم کو تباہ کرنا ہو تو اس سے زیادہ خطرناک زہر اور کوئی نہیں ہے جو اس کے اندر داخل کر دیا جائے پس آپ یاد رکھیں کہ بڑی محنت اور کوشش

کے ساتھ احمدیت کی حفاظت کریں۔ تیرہ سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا سچا نائب عطا فرمایا ہے اور دین کو زندہ کرنے کا انتظام کیا ہے اور اب آپ سارے ملکر اُن کے روحانی وارث ہیں۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نمائندگی کرنی ہے۔ اس لئے ان چھوٹی چھوٹی برائیوں سے صرفِ نظر نہ کریں۔ یہ حقیقت میں بہت بڑی ہیں اور وحدت کی قدر کریں ہر وہ بات کریں جس سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہر اس بات سے نفرت کریں جس سے آپس میں نفرت پیدا ہوتی ہو۔ اور جو پہلے ہو چکا اس کو ختم سمجھیں آئندہ کے لئے اگر آپ کی موجودگی میں کوئی بات ہو جس سے نفرت پیدا ہوتی ہو تو اس کو روکیں یا وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں جو لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں اُن سے تعلق توڑ لیں۔ صرف وہی وجود ہیں جو تعلق توڑنے کے لائق ہیں باقی کوئی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سچا احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا:۔

یہ میرا اس سفر کا پہلا اور آخری جمعہ ہے جو فجی میں آیا ہے۔ اس کے بعد ہم انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں آسٹریلیا کے سفر کے لئے روانہ ہوں گے۔ احباب جماعت خاص طور پر دعا کریں اور کثرت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے بقیہ سفر کو بھی بہت مبارک کرے اور جو سفر آپ کے ساتھ گزر گیا ہے اللہ کے فضل سے اس کے جو بھی نیک اثرات ظاہر ہوئے ہیں ان کو ہمیشگی عطا کرے، وہ جاری رہیں، میرے جانے کے ساتھ مٹ نہ جائیں اور جو نیکیاں آپ قبول نہیں کر سکتے۔ خدا کرے بعد میں ان کا بیج پرورش پائے اور وہ پھوٹ پڑے اور کوئی ایسی بات نہ رہے جس سے آپ فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ اس کے لئے بہت دعا کی ضرورت ہے۔ جب آپ دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کو بہت زیادہ برکتیں عطا فرمائے گا۔

(منقول از الفضل ۱۲ر نومبر ۱۹۸۳ء)

تصحیح

بدر کے گزشتہ شمارہ میں صہ پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ کلام بعنوان "تم دعائیں کرو......" کیسٹ کی مدد سے ہدیۂ ناظرین کیا گیا تھا۔ آواز صاف نہ ہونے کی وجہ سے اس نظم کے ساتویں شعر کا پہلا مصرعہ:۔ یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی جائے گی شش جہت میں سدا بجائے:۔ یہ صدائے فقیرانہ حق آشنا، پھیلتی جائے گی شش جہت یہ سدا لکھا گیا ہے لکھا گیا ہے۔

(۲) بدر کے اسی شمارہ میں دیے گئے خطبہ جمعہ کے تسلسل میں صہ کالم عہ نیچے سے اوپر پانچویں سطر میں سہو کتابت کی بنا پر "حمدی بیگم" کی بجائے "حمد بیگم" لکھ دیا گیا ہے۔

قارئین ان ہر دو اغلاط کی درستی فرمالیں شکریہ

(ادارہ)

ولادتیں

(۱) ۔ مکرم شیخ عبد الحلیم صاحب آف کرڈاپلی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ موصوف پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے عزیزہ نومولودہ کے نیک صالحہ وخادمہ دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بننے کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

(۲) اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بڑے بیٹے عزیز محمد سلیم نور سلمہ کو بتاریخ ۔۔۔ بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام پیدائش سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت "صباح الاسلام" تجویز فرمایا تھا۔ نومولود مکرم عبد السمیع خان صاحب آف بنارس کا نواسہ ہے۔ قارئین سے نومولود کے نیک صالح وخادم دین ہونے اور درازیٔ عمر وبلندی اقبال کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار محمد عثمان نور احمدی بھدرک اڑیسہ)

درخواست ہائے دُعا

• مکرم شرافت اللہ خان صاحب مقیم مغربی جرمنی اسّی روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات کیلئے • ۔ اہلیہ مکرم انوار محمد صاحب رائچور (یوپی) مختلف مدات میں دس روپے ادا کر کے اپنی والدہ محترمہ فیاضی بیگم صاحبہ جو ڈاکٹری تشخیص کے مطابق لیور کینسر میں مبتلا ہونے کی وجہ سے پریشان ہیں کی کامل وعاجل اور معجزانہ شفایابی اور درازی عمر کیلئے • ۔ مکرم سیٹھ داؤد احمد صاحب گنجی لکھنؤ پندرہ روپے اعانت بدر میں ارسال کر کے اپنے بیٹے عزیز احمد زکریا سلمہ کی کامل صحت وشفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے • ۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج سرینگر (کشمیر) کے بیٹے عزیز محمد سلطان سلمہ نے D.O.C پارٹ فرسٹ کا امتحان دیا ہے جس کے اعلیٰ نتیجہ پر M.B.B.S میں داخلہ منحصر ہے۔ عزیز کی نمایاں اور اعلیٰ کامیابی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے • ۔ محترمہ عصمت زبیر صاحبہ کلکتہ اپنی بچی عزیزہ نبیلہ سلمہا کے قرآن مجید ختم کرنے کی خوشی میں دس روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کر کے عزیزہ کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے • ۔ مکرم محمد ناصر ۱۷۲۔ واشنگٹن سٹریٹ بریڈ فورڈ (انگلینڈ) اپنا ذاتی مکان خرید کرنے کی خوشی میں بطور شکرانہ ساٹھ روپے اعانت بدر میں ادا کر کے اس مکان کے ہر جہت سے بابرکت ہونے اور خود کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے • ۔ مکرم سراج احمد صاحب ادیبی مونگھیر درپیش پریشانیوں کے ازالہ اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے • مکرم محمود احمد صاحب عیب بشیر نیا لوری اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے نیز اپنی والدہ اور اہلیہ صاحبہ کی صحت وسلامتی کیلئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

تقوی کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے!!

باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر وبرکت کا موجب ہوتا ہے!

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

دُعائے مغفرت

مکرم ۔۔۔ احمد صاحب ۔۔۔ آف مونگھیر حال عراق اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم پیر شریف احمد صاحب ایڈووکیٹ آف مونگھیر مورخہ ۲ر نومبر ۱۹۸۳ء کو بعمر ۵۳ سال دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

احباب ۔۔۔ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

کی خالص سونے اور چاندی سے بنی دیدہ زیب اور پائیدار انگوٹھیوں اور جدید ترین خوبصورت ڈیزائنوں میں ہر قسم کے معیاری زیورات کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں

رگھبیر سنگھ کشمیر جیولرز عقب مسجد اقصیٰ ۔ قادیان

(قسط سوئم آخری)

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

دشمنوں سے حسن سلوک

تقریر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ ء

آنحضرت صلعم کا دشمنوں سے سلوک

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا کہ کفار و مشرکین اور تمام مخالفینِ اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو محض و صرف اسلام کی وجہ سے نہایت ہی دردناک عذاب دیئے اور ان کے دین و مذہب کو مٹانے کی خاطر تلوار استعمال کئے اور سردر کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس خون سے اپنے ناپاک ہاتھوں کو رنگنا چاہا۔ کمزور مگر بے گناہ آزاد مسلمانوں کو غلاموں کی طرح اپنے پاس قید رکھا۔ بے گناہ مسلمانوں کو ذلیل ترین دھوکہ کے ساتھ قید کر کے اپنا غلام بنایا اور ان میں سے بعض کو نہایت ظالمانہ طریق پر تہ تیغ کیا اور ان کی عورتوں کو اپنی لونڈیاں بنانے کے لئے سازشیں کیں اور ان کے خلاف متعدد لڑائیاں لڑیں اور ان کے معزز شہیدوں کا مثلہ کیا اور ان کے ناک کان کاٹ کر اپنے گلوں میں ہار پہنے اور ان کی معزز مستورات پر وحشیانہ حملے کر کے ان کے حمل گرائے اور ان کی عصمت شعار بیبیوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر انہیں ہلاک کیا مگر یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سراسر احسان تھا کہ آپ نے ایسے لوگوں میں سے بھی اکثر کو معاف کر دیا۔ اور جو لوگ جنگ میں پکڑے جاکر قیدی بنے ان کی آزادی میں بھی سوائے وقتی حد بندی کے کوئی روک نہیں ڈالی اور ان کے آرام و آسائش کے متعلق ایسے تاکیدی احکامات صادر فرمائے کہ ان سے متاثر ہو کر صحابہ نے اپنی قمیصیں اُتار اُتار کر ایسے ظالم قیدیوں کو ہاں اپنے خون کے پیاسے قیدیوں کو دیدیں خود خشک کھجوروں پر گزارہ کیا مگر انہیں پکا ہوا کھانا دیا۔ خود پیدل چلے اور انہیں سواریوں پر بٹھایا۔ کیا دنیا کے کسی قوم میں ظالموں اور دشمنوں کے ساتھ ایسے حسنِ سلوک کی مثال ملتی ہے۔

یوں تو وہ معاشرہ جس میں آپ نے پیغامِ حق پہنچایا تھا سارا کا سارا ہی آپ کی دشمنی میں الکفر ملة واحدہ بنا ہوا تھا۔ لیکن جو محبت آپ کو نوعِ انسان سے تھی اس کا انتہائی حسین مظاہرہ آپ نے اپنے اخلاقِ کریمانہ سے فرمایا کہ اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کی اسے منہ بولتی ہوئی تصویر کہنا چاہیئے جس کو کسی شاعر نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے۔

؎ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

چنانچہ اس کی تائید میں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال حسنِ سلوک اور عفو و درگزر کو نمایاں کرنے والے چند تاریخی واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) ـــــ ۶ھ ہجری کا واقعہ ہے جبکہ قریش مکہ مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کو کچلنے اور اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لئے دوسری اور تیسری ہجری میں جنگ بدر اور جنگ احد کے ذریعہ مسلمانوں پر حملہ آور ہو چکے تھے اور اس کے بعد یہ دریہ اپنی مخالفت میں آگے سے آگے ہی بڑھتے جا رہے تھے کہ مکہ میں ایک بہت بڑا قحط پڑا۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قحط کے پڑنے اور غرباء کی مشکلات کا علم ہوا تو آپ نے ازراہِ ہمدردی مکہ کے غرباء کے لئے اپنی طرف سے کچھ چاندی بھجوائی۔

پھر بخاری شریف میں ایک روایت آتی ہے۔ کہ ایک اور موقعہ پر مکہ والے قحط میں مبتلاء ہو گئے تھے اور ان کی طرف سے ابوسفیان بن حرب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور رشتہ داری اور قرابت کا واسطہ دیکر تحریک کی تھی کہ ان کے لئے اس قحط کے دور ہونے کی دعا کی جاوے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل مکہ آپ کے انتہائی دشمنی کے باوجود آپ کی ذاتی نیکی اور تقوی و طہارت کے قائل تھے۔

(۲) ـــــ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی آیا جو بڑا ہی خبیث الفطرت تھا۔ رات کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سونے کے لئے بستر عطا فرمایا اس نے دشمنی اور عداوت کی وجہ سے اسی بستر پر پاخانہ پھر دیا اور علی الصبح اُٹھ کر چلا گیا مگر جاتے وقت وہ اپنی کوئی چیز بھول گیا۔ جب صبح ہوئی تو کسی خادمہ نے دیکھ لیا اور وہ غصہ میں آکر اس یہودی کو گالیاں دینے لگ گئی۔ اتفاقاً حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی آواز کو سن لیا اور جب دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ وہ یہودی بستر پہ پاخانہ پھر کر چلا گیا ہے۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی لاؤ میں خود دھو کر دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ پانی لائی اور حضور صلعم نے بستر کو صاف کرنا شروع کر دیا۔ اسی دوران میں یہودی اپنی بھولی ہوئی چیز لینے کے لئے آگیا۔ جب وہ قریب آیا تو اس نے دیکھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بستر دھو رہے ہیں اور اپنا خادم سے کہہ رہے ہیں کہ چپ چپ گالیاں مت دو اگر یہ بات پہنچے گی تو وہ شخص شرمندہ ہوگا۔ اس بات کا یہودی پر اتنا اثر ہوا کہ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔

(۳) ـــــ ۷ھ ہجری کا واقعہ ہے کہ فتح خیبر کے موقعہ پر ایک یہودی عورت نے آپ کی دعوت کی اور اس نے گوشت میں زہر ملا دیا۔ آپ نے صرف ایک ہی لقمہ کھایا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ اس میں زہر ہے۔ آپ نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا۔ اس کے بعد آپ نے اس عورت کو بلایا اور فرمایا کہ اس کھانے میں تو زہر ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کو کس نے بتلایا۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں بکری کا دست تھا۔ آپ نے اسکی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ہاتھ نے مجھے بتایا ہے۔ یہودن نے اقرار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے یہ زہر اس لئے ملایا تھا کہ اگر آپ واقعی خدا تعالیٰ کے سچے نبی ہیں تو آپ کو یہ بات معلوم ہو جائے گی اور اگر جھوٹے ہیں تو دنیا کو آپ کے وجود سے نجات مل جائیگی مگر باوجود اس کے کہ اُس نے آپ کو زہر سے ہلاک کرنے کی کوشش کی اور باوجود اس کے کہ آپ کے ایک صحابی حضرت بشیر بن براء بن معرور جو اس وقت آپ کے شریک دسترخوان تھے اور ایک لقمہ گوشت کا کھا چکے تھے جس کے نتیجہ میں ان کی وفات ہو گئی آپ نے اُسے کوئی سزا نہیں دی۔ یہ کتنا بڑا عفو و درگزر ہے اور نیک سلوک ہے جو آپ نے ایک ایسی دشمن عورت سے کیا جس نے آپ کی جان نثار صحابہ کی جان لینے کی کوشش کی اور اس طرح اسلام کو بیخ و بن سے اکھیڑنا چاہا۔

(۴) ـــــ ایک موقعہ پر جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک قومی چندہ کی فراہمی کے سلسلہ میں یہودیوں کے مشہور قبیلہ بنو نضیر کے محلہ میں تشریف لے گئے تو بنو نضیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادہ سے ایک دیوار کے نیچے بٹھلا دیا اور ابن جحاش ملعون نامی یہودی کو اشارہ کیا کہ اوپر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بڑا بھاری پتھر دھکیل دے رب کریم نے وحی کے ذریعہ اپنے رسول کریم کو اس سے مطلع کر دیا۔ چنانچہ آپ فوراً وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے۔

بنو نضیر کے اس عمداً قتل کے جرم کی سزا تو قتل ہونی چاہیئے تھی مگر قربان جائیے رحمۃ للعالمین پر کہ آپ نے انہیں صرف یہ سزا دی کہ وہ فی الفور اپنے جان و مال کے ساتھ مدینہ طیبہ کو خالی کر کے خیبر جلا وطن ہو جائیں۔

(۵) ـــــ غزوہ نجران کے دوران ایک روز شدید بارش ہوئی جس کی وجہ سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے بھیگ گئے آپ نے اُتار کر ایک درخت پر سکھانے کی غرض سے لٹکا دیا اور خود اس درخت کے سایہ تلے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ایک غورث نامی دشمن نے دیکھا کہ آپ اکیلے ہیں وہ تلوار سونتے ہوئے آپ کے قریب آکر کہنے لگا۔ مَنْ یَمْنَعُکَ مِنِّیْ الیوم کہ آج کے دن تجھ کو مجھ سے کون بچائے گا آپ نے نہایت اطمینان سے فرمایا۔ "اللہ" اس پر اس لفظ سے ایسا خوف طاری ہوا کہ تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی آپ نے تلوار اُٹھائی اور فرمایا اب بتا تجھ کو مجھ سے آج کون بچائے گا۔ وہ کہنے لگا کوئی نہیں بچا سکتا آپ نے اُسے چھوڑ دیا اور فرمایا کہ میں رحم کرنے اور رحم کا حکم دینے آیا ہوں اس کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ اسی وقت مسلمان ہو گیا۔ اور اپنی قوم کو بھی راہِ حق پہ لانے کا موجب بنا۔

(۶) ـــــ جنگ احد میں دشمنوں نے آپ کے چہرہ مبارک کو زخمی کر دیا اور آپ بیہوش ہو کر گر گئے۔ ہوش آنے پہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ان ظالموں کے لئے بددعا کیوں نہیں کرتے آپ نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَّلٰکِنْ بُعِثْتُ
دَاعِیًا وَّرَحْمَۃً۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِ
قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

یعنی میں اس لئے نہیں بھیجا گیا کہ میں لوگوں پر لعنت بھیجوں یا ان کے لئے بددعا کروں بلکہ میرا تو یہ کام ہے کہ میں لوگوں کو راہِ حق کی طرف بلاؤں اور پھر آپ نے اپنے خون کے پیاسے دشمن کے لئے دُعا فرمائی کہ اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیونکہ یہ لاعلمی سے ایسے کام کر رہی ہے۔

(۷) ـــــ عبداللہ بن ابی سلول جو ظاہر میں مسلمان تھا مگر باطن میں اسلام کا جانی دشمن اور مخالف تھا اور کئی طریقوں سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو تکلیف دینے کی کوشش کیا کرتا تھا۔ اس کی وفات پہ اس کے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ یا رسول اللہ! میرے باپ کا جنازہ پڑھ دیجئے آپ جنازہ پڑھانے کے لئے فوراً تیار ہو گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک اپنے اخلاق دکھلائے ہیں کہ بعض وقت

ایا۔ بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے بلکہ اپنا مبارک کرتا بھی دیا ہے۔"

(۸) ــــ پھر ہم فتح مکہ کے واقعہ کو لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ کا عفو و درگزر اور نیک سلوک اپنے جان سے پیاسے دشمنوں اور ظالموں سے کتنا بے مثل تھا۔

جب آپ مکہ شہر میں خدا کے فضل و کرم سے فاتحانہ طور پر داخل ہوئے اور جو لوگ آپ کے سامنے لائے گئے ان میں آپ کے عزیزوں اور بھائیوں کے قاتل تھے۔ عالم خیال میں حضرت حمزہؓ کہہ رہے تھے کہ انہیں میں سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری لاش کی بے حرمتی کی اور میرے جگر اور کلیجہ کو نکال کر باہر پھینک دیا تھا۔ آپ کی بیٹی حضرت زینب سامنے کھڑے ہو کر کہہ رہی تھیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ایک عورت پر ہاتھ اُٹھانے شرم نہ آئی۔ اور ایسی حالت میں مجھ پر حملہ کیا جبکہ میں حاملہ تھی اور مجھے ایسا نقصان پہنچایا جس کے بعد میری وفات ہو گئی۔ اور آپ پر جان نثار کرنے والے صحابہؓ کو نہایت ظالمانہ طریق پر قتل کیا گیا تھا ان کی روحیں اس وقت عالم خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہمارے قاتل ہیں۔ اب ان سے ہمارا انتقام لیا جائے۔ مگر باوجود ان سب جذبات کے آپ نے فرمایا اے مکہ کے لوگو! اب بتاؤ کہ تمہارے ان ظلموں اور شرارتوں کا کیا بدلہ دیا جائے۔ مکہ کے لوگوں نے کہا ہم آپ سے اسی سلوک کی امید رکھتے ہیں جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کیا تھا۔ تو آپ نے اعلان فرمایا تاللّٰہ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ کہ خدا کی قسم آج تمہیں کسی قسم کا عذاب نہیں دیا جائے گا اور نہ کسی قسم کی سرزنش کی جائے گی۔

اسی طرح آپ نے اپنے خون کے پیاسے دشمنوں کو جنہوں نے آپ کو اپنا محبوب وطن چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا اور جنہوں نے آپ کو غریب الوطنی میں بھی چین نہ لینے دیا تھا اور ایذا رسانی میں کوئی دقیقہ باقی نہ اُٹھا رکھا تھا یکلخت سب کی معافی کا عام اعلان فرما دیا۔ عفو و درگزر اور حُسنِ سلوک کی یہ ایک ایسی مثال ہے جس کی نظیر تاریخ میں نہیں ملتی۔

اس موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ایسے شدید ترین دشمنوں کو جنہوں نے مسلمانوں کو قتل کیا تھا یا جنہوں نے مسلمان شہداء کی ہتک کی تھی یا جنہوں نے انگیخت کر کے مسلمانوں کو شہید کیا تھا یا شہید کروایا تھا یہ حکم دیا تھا کہ وہ جہاں مل جائیں انہیں قتل کر دیا جائے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر اس غرض سے کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی معاف فرما دیا تھا۔

چنانچہ ان ہی میں سے ایک ہندہ تھی جس نے جنگ اُحد میں آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ کا کلیجہ نکال کر چبایا تھا۔ جب ہندہ کو اس بات کا علم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قتل کرنے کا حکم دیدیا ہے تو وہ عورتوں میں چھپ چھپی آپ کے پاس پہنچ گئی۔ جب عورتوں کی بیعت ہونے لگی تو وہ بھی اُن عورتوں کے ساتھ مل کر الفاظ بیعت دُہراتی چلی گئی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اقرار کرو کہ ہم شرک نہیں کریں گے۔ اس وقت ہندہ بول اٹھی کہ یا رسول اللہ کیا اب بھی ہم شرک کریں گی۔ آپ اکیلے تھے اور ہم زبردست قوم تھے۔ آپ اکیلے نے توحید کی آواز بلند کی اور ہماری ساری قوم نے مل کر آپ کے مقابلہ میں بتوں کی عظمت قائم کرنے کا تہیہ کیا۔ ہمارا اور آپ کا مقابلہ ہوا۔ اور اس مقابلہ میں ہم نے اپنا سارا زور صرف کر دیا مگر اس کے باوجود ہم گھٹتے چلے گئے اور آپ بڑھتے چلے گئے۔ اگر ہمارے بتوں میں کچھ بھی طاقت ہوتی تو کیا یہ ہو سکتا تھا کہ آپ ہمارے مقابلہ میں جیت جاتے۔ آپ کا ہمارے مقابلہ میں اکیلے ہوتے ہوئے جیت جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے بُت بالکل بیکار ہیں اور خدائے واحد کی ہی اس دنیا پر حکومت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ ہندہ ہے؟ ہندہ نے کہا ہاں! یا رسول اللہ میں ہندہ ہوں مگر مسلمان ہندہ۔ رحمۃ للعالمین نے اُس کو معاف فرما دیا۔

اسی طرح ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھی ان لوگوں میں شامل تھا جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ظالمانہ فتنوں اور ظلموں کی وجہ سے قتل کیے جانے کا فیصلہ صادر فرمایا تھا۔ عکرمہ نے بارہا کافروں کی فوجیں جمع کر کے مسلمانوں پر چڑھائی کی۔ مسلمانوں کی نیست و نابود کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ مسلمانوں کے حلیف بنو خزاعہ کو تہ تیغ کرنے کا باعث یہی تھا۔ عکرمہ کی بیوی دل سے مسلمان تھی۔ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ! میرے خاوند عکرمہ کو بھی معاف فرما دیں آپ نے فرمایا ہاں ہاں ہم اسے معاف کرتے ہیں۔ عکرمہ بھاگ کر یمن کی طرف جا رہا تھا۔ اتنے میں اس کی بیوی نے اس کے پاس پہنچ کر کہا کہ تم اتنے شریف اور اتنے رحم دل انسان کو چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو۔ عکرمہ نے حیرت سے اپنی بیوی سے پوچھا کہ کیا میری ساری دشمنیوں کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے معاف کر دیں گے؟ بیوی نے جواب دیا ہاں ہاں! میں نے ان سے عہد لے لیا ہے اور انہوں نے تم کو معاف کر دیا ہے۔ چنانچہ عکرمہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے معاف فرما دیا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں! اور فرمایا کہ عکرمہ ہم نے صرف تمہیں معاف ہی نہیں کیا بلکہ اس سے زائد یہ بات بھی ہے کہ اگر آج کوئی ایسی چیز مانگو جس کے دینے کی مجھ میں طاقت ہو تو میں وہ بھی تمہیں دیدونگا عکرمہ جو اس وقت تک مسلمان ہو چکے تھے عرض کیا یا رسول اللہ! اس سے زیادہ میری خواہش کیا ہو سکتی ہے کہ آپ خدا تعالیٰ سے یہ دُعا کریں کہ میں نے جو آپ کی دشمنیاں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُسے مجھے معاف کر دے ہمارے آقا و مطاع رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے دعا یں کرتے فرمایا اے میرے اللہ! وہ تمام دشمنیاں جو عکرمہ نے مجھ سے کی ہیں اسے معاف کر دے اور وہ تمام گالیاں جو اس کے مُنہ سے نکلی ہیں وہ اُسے بخش دے۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے اور اپنی چادر اُتار کر اس کے اوپر ڈال دی اور فرمایا جو اللہ پر ایمان لاتے ہوئے ہمارے پاس آتا ہے۔ ہمارا گھر اس کا گھر ہے اور ہماری جگہ اسکی جگہ ہے۔

پھر ھبار بھی ان لوگوں میں شامل تھا جن کو قتل کیے جانے کا حکم صادر تھا۔ یہ وہ شخص ہے جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی ہلاکت کا موجب بنا۔ اس نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے اونٹ کا تنگ کاٹ دیا تھا اور آپ اونٹ سے نیچے جا پڑی تھیں۔ اس کی وجہ سے حمل ضائع ہونے کے کچھ عرصہ بعد فوت ہو گئیں۔ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ سے بھاگ کر ایران کی طرف چلا گیا تھا پھر میں نے خیال کیا کہ غیر لوگوں میں جانے کی بجائے کیوں نہ اس شخص کے پاس جاؤں اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے اس سے معافی مانگوں جس نے ہمارے شرک کے خیالات کو دور کر کے ہمیں روحانی موت سے بچایا۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب خدا نے تمہارے دل میں اسلام کی محبت پیدا کر دی ہے تو میں تمہارے گناہوں کو کیوں نہ معاف کر دوں۔ جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا

(۹) ــــ اب میں آپ حضرات کی توجہ ایک ایسے تاریخی واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ جس کے پڑھنے یا سننے سے بدن میں لرزہ پڑ جاتا ہے۔ اور پھر یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خونخوار دشمنوں نے اپنی دشمنی اور ایذا رسانی کو انتہا تک پہنچا دیا اور اتنے دردناک طریق پر آپ کو تکلیف پہنچائی گئی کہ جسے آپ تا زیست نہ بھول سکے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سامنے اس کا اظہار بھی فرمایا۔ بخاری شریف میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کو جنگ احد والے دن سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی ہے؟۔ آپ نے فرمایا۔

"عائشہ تیری قوم کی طرف سے مجھے بڑی بڑی سخت گھڑیاں دیکھنی پڑی ہیں۔ اور پھر آپ نے سفر طائف کے حالات سنائے۔"

(بخاری کتاب بدء الخلق)

سفر طائف جو صرف و صرف توحید کی اشاعت اور اہل طائف کو ضلالت اور گمراہی سے نکال کر ہدایت اور راہِ راست پر لانے کی غرض سے آپ نے اختیار کی تھی۔ لیکن اہل طائف نے آپ کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک آپ کے ساتھ کیا قبل ازیں بیان کر چکا ہوں۔ مختصراً یہ کہ ظالموں نے آپ پر اس قدر پتھر برسائے کہ پاؤں مبارک سے خون ٹپک ٹپک کر آپ کی جوتیوں میں جم گیا تھا۔ آپ زخم سے نڈھال تھے ایسی حالت میں پہاڑوں کا فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے خدا کے بندے! آج اہل طائف کے ان ظالمانہ کارروائیوں سے خدا سخت غضبناک ہے اور پھر کہا کہ

"مجھے خدا نے آپ کے پاس بھیجا ہے تا اگر ارشاد ہو تو میں یہ پہلو کے دونوں پہاڑ ان لوگوں پر پیوست کر کے ان کا خاتمہ کر دوں۔"

(بخاری)

حضرات! اب غور طلب بات یہ ہے کہ جب آپ کو اہل طائف کے ظالمانہ کارروائیوں کی سزا میں اختیار دیا گیا اس وقت وہ زخم جو ظالموں نے اپنے ناپاک ہاتھوں سے لگائے تھے۔ مندمل ہو چکے تھے؟۔ اور کیا زخموں کے نتیجہ میں انتہائی درجہ تکلیف کا احساس مرورِ زمانہ کے ساتھ مٹ چکا تھا؟ نہیں نہیں بلکہ ایسے وقت میں پہاڑوں کا فرشتہ آپ کے ارشاد کا منتظر تھا کہ آپ کے پاؤں مبارک لہولہان تھے اور خون سے آپ کی جوتیاں بھری ہوئی تھیں۔ زخموں کے درد سے آپ چور چور تھے۔ ایسے موقعہ پر اگر آپ اہل طائف کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کا ارشاد فرماتے تو سخت سے سخت مخالف بھی اپنی زبان کو جنبش نہیں دے سکتا تھا مگر قربان جائیے رحمۃ للعالمین پر کہ اللہ تعالیٰ نے جبکہ وہ قرآن مجید میں فرماتا ہے رحمتی وسعت کل شی ءٍ کہ میری رحمت ہر چیز پر غالب ہے اپنی رحمت کے اظہار کے لئے آپ کو مبعوث فرمایا تھا تا رحمتِ الٰہی کے ظہور کے ساتھ ساتھ شانِ رحمۃ للعالمین کا اظہار ہو۔ چنانچہ آپ نے اس فرشتہ کو مخاطب کر کے فرمایا

"نہیں نہیں! اہل طائف کی تباہی و بربادی

یہ امقصود و مطلوب نہیں) مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان ہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کر دیگا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔" (بخاری)

یہ ہے حُسنِ سلوک اور عفو و درگذر رہبرِ آزادہ مردان سرکارِ دو جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خونخوار دشمنوں کے ساتھ کہ جس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے عاجز ہے۔ کیا ہی خوب کہا ہے

بیا ظلم کا عفو ہے انتقام علیک الصلوٰۃ علیک السّلام
جنہیں ہی نام اور شہری کام علیک الصلوٰۃ علیک السلام

پھر اپنے تو اپنے غیروں نے بھی آپ کے اس عدیم المثال حسنِ سلوک اور عفو و درگذر کو جو آپ نے اپنے دشمنوں سے کیا سراہا ہے اور اپنے عقیدت کے پھول آپ کے قدموں میں نچھاور کیا ہے چنانچہ طوالت سے بچتے ہوئے صرف ایک یہودی فاضل کی بے لوث گواہی آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنے پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

آنحضرت صلعم غیروں کی نظر میں

مسٹر سٹینلے لین پول "انتخاب قرآن" کے مقدمہ صفحہ ۶۷ میں فتح مکّہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اب وقت تھا کہ پیغمبر (صلعم) خونخوارانہ فطرت کا اظہار کرتے آپ کے قدیم ایذا دہندے آپ کے قدموں میں آپڑے ہیں کیا آپ اس وقت اپنے بے رحمانہ طریق سے ان کو پامال کریں گے۔ سخت عقوبت میں گرفتار کریں گے۔ ان سے انتقام لیں گے؟

یہ وقت اس شخص کے اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہونے کا ہے۔ اس وقت ہم ایسے مظالم کے پیش آنے کے متوقع ہیں جن کے سننے سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں اور جن کا خیال کر کے اگر ہم پہلے ہی سے نفریں و ملامت کا شور و غل مچائیں تو بالکل بجا ہے۔

مگر یہ کیا معاملہ ہے؟ کیا بازاروں میں کوئی خونریزی نہیں ہوئی؟ ہزاروں مقتولوں کی لاشیں کہاں ہیں؟ واقعات سخت بے درد ہوتے ہیں لیکن یہ ایک واقعی بات ہے کہ جس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے دشمنوں پر عظیم فتح حاصل ہوئی وہی دن آپ کو اپنے نفس پر سب سے زیادہ عالی شان فتح حاصل کرنے کا دن بھی تھا۔ قریش نے سالہا سال تک جو کچھ رنج اور صدمے دیئے تھے اور بے رحمانہ تحقیر و تذلیل کی مصیبت آپ پر ڈالی تھی آپ نے کشادہ دلی کے ساتھ ان تمام باتوں سے درگذر کی اور مکّہ کے تمام باشندوں کو ایک عام معافی نامہ دیدیا۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ ——
معاندو! کیا اس سے بڑھ کر بھی رحم اور درگذر کی کوئی مثال پیش کر سکتے ہو۔ وہ قریش جنہوں نے پرستارانِ حق کو نہ مکّہ میں چین سے رہنے دیا اور نہ مدینہ میں ان سے بیٹھنے دیا اور مختلف قسم کے مصائب کا باعث بنتے رہے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قابو میں آتے ہی تو انہیں کچھ نہیں کہا جاتا اور یکدم سب کو معافی نامہ دیدیا جاتا ہے۔"

آنحضرت صلعم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں

آخر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات پیش کر کے اپنی تقریر کو ختم کرونگا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ جب مکّہ والوں نے آپ کو نکالا اور تیرہ برس تک ہر قسم کی تکلیفیں آپ کو پہنچاتے رہے۔ آپ کے صحابہ کو سخت سخت تکلیفیں دیں جن کے تصور سے بھی دل کانپ جاتا ہے اس وقت جیسے صبر اور برداشت سے آپ نے کام لیا وہ ظاہر بات ہے۔ لیکن جب خدا تعالےٰ کے حکم سے آپ نے ہجرت کی اور پھر فتح مکّہ کا موقعہ ملا تو اس وقت ان تکالیف اور مصائب اور سختیوں کا خیال کر کے جو مکّہ والوں نے تیرہ سال تک آپ پر اور آپ کی جماعت پر کی تھیں آپ کو حق پہنچتا تھا کہ قتل عام کر کے مکّہ والوں کو تباہ کر دیتے اور اس قتل میں کوئی مخالف بھی آپ پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔ کیونکہ ان کی تکالیف کے لئے وہ واجب القتل ہو چکے تھے۔ اس لئے اگر آپ میں قوتِ غضبی ہوتی تو وہ بڑا عجیب موقعہ انتقام کا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو چکے تھے۔ مگر آپ نے کیا کیا۔ آپ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور کہا لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْم۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے۔ مکّہ کے مصائب اور تکالیف کے نظارہ کو دیکھو کہ قوۃ و حالت کے ہوتے ہوئے کس طرح پر اپنے جانستان دشمنوں کو معاف کیا جاتا ہے۔ یہ ہے۔ یہ ہے نمونہ آپ کے اخلاقِ فاضلہ کا جس کی نظیر دنیا میں پائی نہیں جاتی۔"
(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۶)

پھر ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ ——
"وہ مصیبتوں کا زمانہ جو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ برس تک مکّہ معظمہ میں شامل حال رہا اس زمانہ کی سوانح پڑھنے سے نہایت واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اخلاق جو مصیبتوں کے وقت کامل راستباز کو دکھانے چاہئیں یعنی خدا پر توکل رکھنا اور جزع فزع سے کنارہ کرنا اور اپنے کام میں سست نہ ہونا اور کسی کے رعب سے نہ ڈرنا ایسے طور پر دکھلا دیئے جو کفار اور آپ کی استقامت کو دیکھ کر ایمان لائے اور شہادت دی کہ جب تک کسی کا پورا بھروسہ خدا پر نہ ہو تو اس استقامت اور اس طور سے دکھوں کی برداشت نہیں کر سکتا اور پھر جب دوسرا زمانہ آیا یعنی فتح اور اقتدار اور ثروت کا زمانہ تو اس زمانہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ کے اعلیٰ اخلاق عفو اور سخاوت اور شجاعت کے ایسے کمال کے ساتھ صادر ہوئے جو ایک گروہ کثیر کفار کا انہیں اخلاق کو دیکھ کر ایمان لایا۔ دُکھ دینے والوں کو بخشا اور شہر سے نکالنے والوں کو امن دیا ان کے محتاجوں کو مال سے مالا مال کر دیا اور قابو پا کر اپنے بڑے سے بڑے دشمنوں کو بخش دیا۔

آگے چل کر آپ پھر فرماتے ہیں کہ
"جب تک انسان پر وہ زمانہ نہ آوے جو ایک مصیبتوں کا زمانہ اور ایک مقدرت اور حکومت اور ثروت کا زمانہ ہو اس وقت تک اس کے سچے اخلاق ہرگز ظاہر نہیں ہو سکتے۔ صاف ظاہر ہے کہ جو شخص صرف کمزور اور ناداری اور بے اقتداری کی حالت میں لوگوں کی ماریں کھاتا مر جائے اور اقتدار اور حکومت اور ثروت کا زمانہ نہ پاوے اس کے اخلاق میں سے کچھ بھی ثابت نہ ہوگا اور اگر کسی میدانِ جنگ میں حاضر نہیں ہوا تو یہ بھی ثابت نہیں ہوگا کہ وہ دل کا بہادر تھا یا بزدل ہوگا۔ اس کے اخلاق کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے ہیں کیا معلوم ہے کہ اگر وہ اپنے دشمنوں پر قدرت پاتا تو ان سے کیا سلوک بجالاتا اور اگر وہ دولت مند ہو جاتا تو اس دولت کو جمع کرتا یا لوگوں کو دیتا اور اگر وہ کسی میدانِ جنگ میں آتا تو دُم دبا کر بھاگ جاتا یا بہادروں کی طرح ہاتھ دکھاتا۔ مگر خدا کی عنایت اور فضل سے ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان اخلاق کے ظاہر کرنے کا موقعہ دیا۔ چنانچہ سخاوت اور شجاعت اور حلم اور عفو اور عدل اپنے اپنے موقعہ پر ایسے کمال سے ظہور میں آئے کہ صفحۂ دنیا میں اسکی نظیر ڈھونڈنا لاحاصل ہے۔ آپ نے دونوں زمانوں میں ضعف اور قدرت اور ناداری اور ثروت میں تمام جہان کو دکھلا دیا کہ وہ ذات پاک کیسی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی جامع تھی اور کوئی انسانی خُلق اخلاقِ فاضلہ میں سے ایسا نہیں ہے جو اس کے ظاہر ہونے کے لئے آپ کو خدا تعالیٰ نے موقعہ نہ دیا ہو۔ شجاعت۔ سخاوت، استقلال، عفو، حلم وغیرہ وغیرہ تمام اخلاقِ فاضلہ ایسے طور پر ثابت ہو گئے کہ دنیا میں اسکی نظیر کا تلاش کرنا طلبِ محال ہے۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۶۹)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ بعدد ھمّہٖ وغمّہٖ وحزنہٖ لھٰذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک اِلَی الابد۔ آمین۔

وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

اعلاناتِ نکاح

(۱) مورخہ ۹/۱/۶۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے عزیزہ رضیہ سلطانہ سلمہا بنت مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان کا نکاح عزیز محمود احمد سلمہ ابن مکرم احمد علی صاحب ساکن کراچی (پاکستان) کے ہمراہ مبلغ سات ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش نے مبلغ پچیس روپے امانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

(۲)۔ مورخہ ۱۲/۸/۶۷ بعد نماز عصر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں مکرم منظور عالم صاحب ابن مکرم حافظ عبد المنان شاہد صاحب آف کلکتہ کا نکاح مکرمہ نسیم اختر صاحبہ بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں درویش قادیان کے ہمراہ مبلغ گیارہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور احمدیت کے لئے باعث برکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ بنائے آمین۔ (خاکسار سلطان احمد ظفر صاحب کلکتہ)

جلسہ سالانہ ربوہ کی ایمان افروز جھلکیاں

پاکستانی اخبارات کے آئینہ میں

مرسلہ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سالانہ ربوہ گزشتہ سالوں کی نسبت کہیں زیادہ برکتیں لے کر آیا۔ باوجود اس کے کہ جلسہ گاہ کی گیلریوں کو جہاں تک وسعت پیدا کی جاسکتی تھی بڑھایا گیا اور اسٹیج بھی مسجد اقصیٰ کے صحن میں بنایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا کہ یہ وسیع و عریض جلسہ گاہ ہر اجلاس میں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے غلاموں سے بھر جاتا اور جلسہ گاہ سے باہر دُور دُور تک ہزاروں فدائی کھڑے ہو کر جلسے کی کارروائی سماعت فرماتے۔ حضور پُرنور کے ولولہ انگیز خطابات کے موقع پر تو تِل دھرنے کو بھی جگہ نہ ہوتی۔ حضور پُرنور کے تین خطاب مردوں میں ہوئے۔ جبکہ ایک خطاب زنانہ جلسہ گاہ میں ہوا جس کو پہلی مرتبہ مردوں میں ریلے کیا گیا۔ حضور نے دوسرے روز کے خطاب میں جماعت پر اللہ تعالیٰ کے فضل کی نازل ہونی والی بارش کے چند قطرے پیش فرمائے جس میں سے ایک خوشکن خوشخبری یہ تھی کہ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۵ عرب احمدیت میں داخل ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

ایک خوشکن بات یہ بھی دیکھنے میں آئی کہ خلاف توقع اس سال پاکستان کے بیشتر کثیر الاشاعت اخبارات نے جلسہ سالانہ ربوہ کی درست رپورٹنگ کی۔ قارئین کے ازدیاد ایمان کی خاطر پاکستان کے کثیر الاشاعت اخبار روزنامہ ”جنگ“ لاہور کی دو خبریں پیش ہیں:۔

(۱) لوگ جتنا چاہیں نفرت کی آگ کو بھڑکائیں ہمارے صبر کو آنچ نہیں آئیگی

ربوہ میں قادیانی جماعت کے ۹۱ ویں سالانہ جلسہ سے مرزا طاہر احمد کا خطاب

”ربوہ (نامہ نگار) یہاں قادیانی جماعت کے ۹۱ ویں سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے قادیانی جماعت کے سربراہ صاحب زادہ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ آج مشرق کو مغرب سے اور شمال کو جنوب سے اور مغرب کو مشرق سے اور جنوب کو شمال سے نفرت ہے۔ قومیں قوموں سے اور ملک ملکوں سے نفرتیں کر رہے ہیں اور یہ جو نفرت کی آگ انسانوں کے سینوں میں بھڑک رہی ہے یہ عالمی جنگ انسانیت کی تباہی کا باعث بن سکتی ہے انہوں نے کہا کہ عجیب بات یہ ہے کہ اس وقت جو لوگ محض خدا کی خاطر لوگوں کو خدا کی طرف بُلا رہے ہیں وہ بھی شدید نفرتوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ جتنا چاہیں نفرت کی آگ کو بھڑکائیں اس سے ہمارے صبر کو کوئی آنچ نہیں آئے گی۔ اگر ہمارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیئے جائیں اور ہماری ہڈیوں کو پیس کر اُن کی راکھ دریاؤں میں بھی پھینک دی جائے تو ہماری راکھ کا ذرہ ذرہ اپنے دشمنوں کو دعائیں دیتا ہوا رخصت ہو گا آپ نے کہا کہ اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف بُلانے والے نہ پہلے کسی سے ڈرے ہیں اور نہ اب کسی سے ڈریں گے کیونکہ آسمان کا خدا ایسے لوگوں کو امن اور سلامتی کی ضمانت دیتا ہے کیونکہ کبھی نفرت محبت پر غالب نہیں آئی اُنہوں نے کہا کہ مَیں اپنی جماعت کو خوشخبری دیتا ہوں کہ تم سلامتی میں ہو۔ ہم محمدؐ کے غلام ہیں اور حضرت محمدؐ کے غلام کبھی نفرتوں سے نہیں ڈرتے دھمکیوں سے اللہ والے نہ کبھی پہلے ڈرے ہیں اور نہ اب ڈریں گے۔ اُنہوں نے کہا کہ آج مشرق سے مغرب تک مسلمان دست و گریباں ہیں اور دکھ کی یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ خدا کے نام پر کیا جا رہا ہے۔ پس آج ہم لبنان کے لئے شام کے لئے مصر کے لئے ایران، افغانستان اور عراق کے لئے اور سارے عرب ممالک کے لئے دعائیں کریں...... آج حاضری تین لاکھ کے قریب تھی۔ باقی اجلاسوں سے حافظ مظفر احمد اور مولانا مسعود جہلمی نے بھی خطاب کیا۔ اِس جلسہ میں ساری کارروائی کا انگلش اور انڈونیشین زبان میں ترجمہ کرنے کا انتظام بھی موجود تھا۔ غیر ممالک کے تقریباً تیس وفود جلسہ میں شامل ہوئے عالمی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام عالمی عدالت کے سابق صدر چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور ایم ایم۔ احمد بھی جلسہ میں موجود تھے جلسہ کی کارروائی ۲۸ر دسمبر تک جاری رہے گی“ (روزنامہ ”جنگ“ مورخہ ۲۷ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

(۲) مرتد کو قتل کی سزا کا عقیدہ اِسلام کے منافی ہے۔ مرزا طاہر احمد

”ربوہ (غلام احمد چوہدری نمائندہ خصوصی) قرآن کریم میں ساری دُنیا کے لئے رُشد و ہدایت اور نجات کی راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت پر یقین رکھنے اور عمل صالح کرنے والوں کو امن کی ضمانت دیتا ہے یہ بات قادیانی جماعت کے امام مرزا طاہر احمد نے آج یہاں سالانہ جلسہ کے آخری اور اختتامی خطاب کے دوران کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ دُنیا میں ہر شخص کو آزادی ضمیر حاصل ہے اور اسلام جبر کی تعلیم نہیں دیتا ہے جبکہ مرتد کی سزا قتل کا عقیدہ اسلام کے منافی ہے انہوں نے کہا کہ مذاہب کی بگڑی ہوئی صورت میں بعض زمانوں میں جبر سے کام لیا جاتا رہا ہے اور گذشتہ قوموں نے بعض انبیاء کو بھی راستی کے عقیدہ سے ہٹانے کی ناکام کوشش کی تھی انہوں نے کہا کہ کسی کلمہ گو شخص پر کفر کا فتویٰ لگا کر اس پر تلوار اُٹھانا بھی اسلام کے منافی ہے۔ کیونکہ دِلوں کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور کسی کو حق نہیں دیا گیا کہ زبان سے مسلمان ہونے کا اقرار کرنے والے شخص کو غیر مسلم کہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا زندہ خدا سے تعلق ہے۔ جو ماضی کی طرح اب بھی اپنے بندوں کی باتیں سُنتا اور کلام کرتا ہے۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد نے کہا کہ کسی شخص کو رضائے الٰہی کی خاطر خانہ کعبہ میں حج کے لئے جانے سے بھی نہیں روکا جا سکتا۔ اور نہ ہی مسجدوں میں عبادت کرنے سے منع کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خانہ کعبہ نبی کریم کی وراثت ہے جبکہ قریش مکّہ نے ایک وقت میں انہیں بھی عبادت سے روکا تھا مگر فتح مکہ کے بعد اللہ کے رسول نے نہ صرف اپنے دشمنوں کو معاف کر دیا بلکہ عثمان بن طلحہ کو خانہ کعبہ کا متولی بنا دیا انہوں نے کہا کہ دُنیا میں تمام جنگیں عدل و احسان کے انحراف کے نتیجہ میں ہوئی ہیں اور اب تیسری جنگ عظیم بھی دُنیا کی تباہی کے لئے سر پر کھڑی ہے۔ اس موقع پر اُنہوں نے ہمسایوں کے حقوق عبادت شہادت اور دیگر اسلامی عقائد پر روشنی ڈالی اور جماعت کے اراکین کو نصیحت کی کہ وہ ہر دُکھ کو برداشت کرتے ہوئے اپنے حقوق چھوڑ کر بھی دین مصطفیٰؐ کو نہ مٹنے دیں۔ انہوں نے کہا کہ غیروں سے زیادہ اپنوں نے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے اجلاس میں بیرون ممالک سے تیس کے لگ بھگ وفود بھی شریک ہوئے جبکہ تین لاکھ کے لگ بھگ احمدیوں نے شرکت کی جلسہ میں تین روز تک انتظامیہ پولیس اور جماعت کے خداموں نے بہترین انتظامات کا مظاہرہ کیا اور کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔“

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

منقولات

”کلیدی آسامیوں سے علیحدگی کا عہد“

روزنامہ ”جنگ“ لاہور کے مستقل کالم ”نقطۂ نظر“ میں شائع شدہ مدیر مسئول کے نام جناب سخاوت حسین صاحب اوکاڑہ کا مراسلہ

”پاکستان میں پہلی مرتبہ جناب دولتانہ نے قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اُس کے بعد وہ آج تک اقتدار کی کُرسی سے محروم رہے پھر جناب ایوب خان نے اپنے اقتدار کے ڈوبتے ہوئے دَور میں اس مسئلہ کا سہارا لینا چاہا انہوں نے اپنے بارے میں مرزائیت سے بریت کے بیانات اخبارات اور ریڈیو پر نشر کئے صدر کے ایماء پر اس وقت کے گورنر مغربی پاکستان جناب امیر محمد خان نے مرزا غلام محمد قادیانی کی اہم کتاب کو ضبط کیا لیکن یہ ان کی متزلزل اقتدار کو طول نہ دے سکا بلکہ رسوا ہو کر اقتدار سے علیحدہ ہوئے پھر بھٹو جن کی پارٹی اور حکومت بذات خود مرزائیوں کی امداد و اعانت سے برسر اقتدار آئی تھی نے اپنی گرتی ہوئی ساکھ اور ڈولتے ہوئے اقتدار کو سنبھالا اور طول دینے کیلئے اپنی محسن مرزائی جماعت کی گردن پر وار کیا اور ایسا وار کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر ڈالا بھٹو کا خیال تھا کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کے بعد اب انہوں نے پاکستانی عوام کے دِل جیت لئے ہیں اور اب وہ تاحیات وزیراعظم پاکستان رہیں گے۔ لیکن ان کا یہ خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا اب صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے مرزائیت سے بریت کا اعلان و انکشاف الفاظ میں کیا ہے۔ اور مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ کرنے کا عہد کیا ہے۔ لیکن ماضی کو سامنے رکھتے ہوئے دل کانپ جاتا ہے کیونکہ ماضی میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ جنہوں نے بھی قادیانی مسئلہ کو اُٹھایا یا چھیڑا وہ اقتدار سے ہاتھ دھو بیٹھے ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اِس کے پس پردہ کون سے عوامل یا غیبی طاقت کار فرما ہے وہ پوری قوم کے لئے لمحہ فکریہ ہے“ (منقول از روزنامہ ”جنگ“ لاہور ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۳ء)

(بشکریہ۔ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس مبلغ حیدرآباد۔)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ
اسلام کا عالمگیر روحانی غلبہ

از محترمہ سیدہ مقدرۃ النساء صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ بھوبنیشور (اڑیسہ)

سرور کونین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔ بَدَأَ الإِسْلَامُ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ۔ یعنی اسلام بے کسی کی حالت میں شروع ہوا اور یہ اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹ جائیگا۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ حالت مسلمانوں کو مایوس نہ کر دے آپؐ نے اُمت کو یہ خوشخبری بھی دی کہ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّتِي أَنَا فِي أَوَّلِهَا وَالْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ فِي آخِرِهَا۔ یعنی میری اُمت کیونکر ہلاک ہوسکتی ہے جس کے شروع میں مَیں ہوں اور آخر میں مسیح ابن مریم ہیں۔ پھر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ آنے والے مسیح و مہدی کے مقام نزول کی تعیین فرماتے ہوئے اس کی واضح علامات بھی بیان فرمادیں تا نجات کے طالب حق کی راہ پاسکیں۔

مخبر صادق حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ ان علامات کے مطابق تیرھویں صدی ہجری کے انتہائی تاریک دور میں جبکہ اسلام پر ہر طرف سے شیطانی طاقتیں حملہ آور تھیں اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کے ذریعہ ایک پاکیزہ روحانی جماعت کی بنیاد رکھی تا اس کے ذریعہ اسلام کو دیگر ادیان پر روحانی غلبہ بخشے گا قومیں اس سر چشمہ سے اُسی رنگ میں پھر سیراب ہوں جس رنگ میں کہ پہلے وقتوں میں ہوئیں۔

الہام الٰہی میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اہم ترین مقصد یہ بیان کیا گیا کہ يُحْيِي الدِّينَ وَيُقِيمُ الشَّرِيعَةَ یعنی وہ دین کو زندہ کریگا اور شریعت کو قائم کریگا۔ دین کو زندہ کرنے سے مراد عقائد کی اصلاح تھی اور شریعت کو قائم کرنے سے مراد اعمال کی اصلاح تھی۔ چنانچہ آپؐ نے ہر پہلو سے اسلام کی خوبیوں کو اُجاگر کیا۔ قرآن کریم کا صحیح مفہوم بیان فرمایا اسے از سر نو انسانی قلوب میں اُتارا آپؑ کا زمانہ اسلام کی زبردست فتح اور ادیانِ باطلہ خصوصًا عیسائیت کی شکست کا زمانہ تھا۔ آپؑ نے توحید خالص کو دُنیا میں قائم کیا۔ مسلمانوں کے پاس اسلام کا صرف چھلکا رہ گیا تھا۔ آپؑ نے انہیں اسلام کی روح اور مغز سے روشناس کرایا اور اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کیا۔ آپؑ نے اعلام و اذن الٰہی کے ماتحت "براہین احمدیہ" جیسی معرکۃ آراء کتاب تصنیف فرمائی۔ جس میں اسلام کی صداقت کو روز روشن کی طرح ثابت کیا اور اس کا جواب لکھنے والے کو دس ہزار روپیہ نقد انعام دینے کا وعدہ کیا۔ مخالفین اسلام نہ صرف اس کا جواب لکھنے سے عاجز رہ گئے بلکہ بہت سے علماء نے اس کتاب کو پڑھنے کے بعد اقرار کیا کہ یہ شخص اسلام کی عزت کو بچانے والا ہوگا۔ بہت سے لوگوں نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے ایک ایسا خادمِ دین پیدا کر دیا ہے جس نے اسلام کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ آپؑ نے اسلام کی صداقت و حقانیت پر قریبًا ۸۰ کتب تصنیف کیں جو عربی، فارسی اور اُردو تینوں زبانوں میں لکھی گئی ہیں۔ آپؑ نے اپنی کتابوں میں علم و عرفان کے دریا بہائے ہیں۔ آپؑ کی ہر تصنیف کا اصل موضوع اسلام ایک زندہ مذہب ہے جس کی تعلیم پر عمل کرکے انسان اپنے خالق و مالک کے ساتھ حقیقی تعلق قائم کرسکتا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم پر عمل کرکے انسان اعلیٰ سے اعلیٰ اخلاقی، علمی اور روحانی کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ اور یہ تعلیم دیگر تمام مذاہب کی تعلیموں کے مقابلہ میں اعلیٰ اور برتر اور اکمل ہے۔ آپؑ کا دعویٰ تھا کہ کوئی شخص اُس وقت تک خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے دعویٰ میں سچا نہیں ہوسکتا جب تک کہ آسمانی نشانات اس کی تائید میں ظاہر نہ ہوں جن کا ظاہر کرنا انسانی طاقت میں نہ ہو۔

چونکہ آپؑ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کے مدعی تھے آپؑ کے ساتھ بھی نشانات کا ہونا ضروری تھا اس لئے جو نشانات آپ کے لئے ظاہر ہوئے وہ تین قسم کے تھے۔ (۱):- پیشگوئیاں (۲):- قبولیت دُعا کے غیر معمولی نمونے (۳):- تائید الٰہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں پر اس قدر نشان اور معجزات ظاہر فرمائے کہ ان کی تفصیل بیان کرنا اس مختصر مضمون میں ممکن نہیں۔ آپؑ کے زمانے میں صدہا معجزات اور نشانات دیکھکر ہزاروں افراد نے احمدیت قبول کی۔ آپؑ کی بہت سی پیشگوئیاں اب تک پوری ہوچکی ہیں باقی بھی اپنے اپنے وقت میں پوری ہوکر آپ کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کرتی رہیں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہمارا کام یہ ہے کہ :-

"اوّل :- تمام قوموں پر اسلام کی سچائی کی حجت پوری کریں"

دوم :- "اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بے جا سے منزہ کرکے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھیں"۔

سوم: "ایمانی نور کو تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشیں"

پھر آپؑ فرماتے ہیں :-

"جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا وہ میرا نہیں بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیشگوئی کی تھی"

پھر آپؑ فرماتے ہیں :-

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن قریب ہیں کہ دُنیا میں صرف یہی مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"

اب خدا کے صادق اور برگزیدہ مسیح موعودؑ نے تمام مذاہب کو چیلنج کر دیا ہے۔ اور قرآن شریف کے حجج اور براہین کے ساتھ ان کو ذلیل کر دیا ہے۔ غرض قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلۂ نبوت کے احیاء اور زندگی کے ثبوت کے لئے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ چودھویں صدی میں ایک خاتم الخلفاء موسوی خلفاء کے مقابل پر بھیجا جائیگا۔ جو شانِ احمد کا بروز ہوگا۔ اور یوں اس میں شانِ نبوت جلوہ گر ہوگی۔ کیونکہ وہ آپ ہی کے قدم پر چودھویں صدی میں وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ کے مصداق بن کر تزکیہ نفوس کیلئے آئیگا۔ اس کی شانِ نبوت ختم نبوت کو مضر نہیں بلکہ ختم نبوت کے جلال کو ظاہر کرنے والی ہے کیونکہ وہ ختم نبوت کی مُہر نبوت سے آئے گا۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنے مامور کی تائید میں تمام نشانوں کو بطور دلیل پیش کیا۔ اب بھی اگر لوگ قبول نہ کریں تو اپنے نفس کو دھوکہ دینے والے ہونگے۔ اب تو چودھویں صدی کا زمانہ گذر گیا اور پندرھویں صدی آگئی ہے۔ اب کس کا انتظار ہے؟ مبارک ہیں وہ لوگ جو خدا کے فرستادہ پر ایمان لائیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپؑ کی متابعت میں ہی دُنیا کی نجات ہے اور ہمیں یقین ہے کہ اب اسلام کی ساری ترقی احمدیت سے وابستہ ہے اور کوئی نہیں جو اسے روک سکے یہ خدائی تقدیر اور نوشتہ ہے جو ایک دن ضرور پورا ہوکر رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز☆

پانچواں آل اڑیسہ سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ

تمام اُڑیسہ اور موسنی بنی مائنز کے انصار دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مارچ ۱۹۸۴ء کی ۱۰ اور ۱۱ تاریخوں کو بمقام سونگھڑہ آپ کا پانچواں سالانہ اجتماع ہو رہا ہے۔ ہمارے یہ اجتماعات بھی سالانہ جلسہ قادیان کے تتمہ کے طور پر ہیں۔ اس لئے کہ وہ برکات جو جلسہ سالانہ سے تعلق رکھتی ہیں وہ ان اجتماعات میں بھی پائی جاتی ہیں۔ جو لوگ دُور دراز کا سفر طے کرکے یا دیگر مجبوریوں کی بناء پر جلسہ سالانہ قادیان میں نہیں آسکتے وہ احباب اس نوع کے اجتماعات میں شریک ہوکر خدا تعالیٰ کی برکتوں اور رحمتوں کے وارث بن سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں اس اجتماع کے کامیاب اور بابرکت ہونے کے لئے دُعا کی درخواست بھجوائی گئی ہے۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

جماعتوں میں
جلسہ ہائے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد

☆ــــــ مکرم سید شاہد احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سونگھڑہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۲۴؍۱۲؍۸۳ کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم سید محمود احمد صاحب منیر بمقام مسجد احمدیہ محی الدین پور (سونگھڑہ) منعقد ہوا۔ عزیز سید سہیل احمد طاہر کی تلاوت کلام پاک اور عزیز غلام حیدر خاں صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید انصار اللہ صاحب مسلم اور مکرم سید مبشر الدین احمد صاحب نے سیدنا حضرت رسول مقبول صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب کے بعد دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ــــــ مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بنگلور رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۸؍۱۲؍۸۳ کو بعد نماز عصر "جلسہ سیرت النبی صلعم" مکرم مرزا عبدالرحمٰن بیگ صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عہد دُہرایا گیا اور نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ خاکسار نے اس جلسہ کی غرض وغایت بیان کی مکرم محمد نعمت اللہ صاحب نے اپنا انگریزی مضمون بعنوان "آنحضرت صلعم کی سادگی" سنایا۔ مکرم محمد مجیب اللہ خانصاحب نے اپنا مضمون "آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ" اور مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی نے حضرت مصلح موعودؓ کی سورۃ الم نشرح کی تفسیر پڑھ کر سُنائی۔ مکرم محمد سمیع اللہ صاحب نے بزبان انگریزی جنگ بدر کے واقعات پیش کئے۔ مکرم عظمت اللہ صاحب نے "رجل من ابنائے فارس" کی پیشگوئی پر اپنا مضمون پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد مکرم محمد سلیم اللہ صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ بعد دُعا جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆ــــــ مکرم مولوی محمد فاروق صاحب مبلغ کروناگاپلی (کیرالہ) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۲؍۱۲؍۸۳ کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کروناگاپلی میں مکرم کے یو محمد شمس الدین صاحب صدر جماعت کی صدارت میں جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ مکرم صدر صاحب کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم پی اے محمد کنجو صاحب مکرم احمد کٹی صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ دُعا کے بعد جلسہ ختم پذیر ہوا۔

☆ــــــ مکرم ایم اے علی صاحب صدر جماعت احمدیہ ایرایرم (کیرالہ) تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۸؍۱۲؍۸۳ کو جلسہ سیرت النبی صلعم مکرم اے عبدالرحمٰن صاحب کی زیر صدارت منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم مولوی پی محی الدین صاحب کٹی معلم وقفِ جدید نے تقریر کی جس کا سامعین پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اس کے بعد مورخہ ۲۳ تا ۲۷؍۱۲؍۸۳ بعد نماز عشاء احمدیہ مشن کے صحن میں تبلیغی جلسوں کا اہتمام کیا گیا۔ جن میں لاؤڈ اسپیکر کا بھی انتظام تھا۔ اس غرض کے لئے اشتہار چھپوا کر تقسیم کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز عشاء دس بجے رات تک سیرت آنحضرت صلعم، صداقت احمدیت، ختم نبوت اور وفات مسیحؑ وغیرہ عنوانات پر مکرم مولوی پی انین کٹی صاحب مکرم مولوی سی پی محی الدین صاحب اور مکرم مولوی اے ایوب صاحب مبلغ سلسلہ مدراس نے تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کے نیک اثرات مرتب کرے۔ آمین

☆ــــــ مکرم ناظر صاحب دعوۃ وتبلیغ تحریر فرماتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مرکرہ (کرناٹک) میں مورخہ ۳۰؍۱۲؍۸۳ کو نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم جی ایس احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ جس میں مکرم کے ایس عمر صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم مظفر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم بشیر صاحب مکرم سعید صاحب مکرم مظفر احمد صاحب مکرم شریف صاحب مکرم ابراہیم صاحب مکرم ٹی کے شوکت اور مکرم علی عباس صاحب نے آنحضرت صلعم کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ دوران تقاریر مکرم سید صمد صاحب۔ مکرم سراج صاحب اور مکرم مختار صاحب نے اردو نظمیں پڑھیں۔ اختتامی صدارتی تقریر کے بعد دُعا ہوئی اور جلسہ کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

دُعائے نعم البدل

عزیز انور احمد صاحب چیمہ ابن مکرم منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم کا نوزائیدہ بچہ بعمر قریبًا چھ ماہ چند روز پیٹ کے عوارض میں مبتلا رہ کر مورخہ ۱۲؍اور ۱۳؍جنوری ۱۹۸۴ء کی درمیانی شب وفات پا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ قارئین سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا کرے اور نعم البدل سے نوازے۔ آمین (ادارہ)

جلسہ سالانہ ربوہ کے کوائف بقیہ صفحہ اوّل

ذکر حبیب۔ (حقوق العباد) مولانا غلام باری صاحب سیف۔

ان تقاریر میں سے پانچ تقاریر زنانہ جلسہ گاہ میں بھی ریلے کی گئیں یہ تقاریر محترم حافظ مظفر احمد صاحب۔ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم مجیب الرحمان صاحب، ایڈووکیٹ اور مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کی تھیں۔

افسر جلسہ سالانہ کے ماتحت جلسہ پر کام کرنے والے قریبًا سات ہزار کارکنوں نے نہایت خوبی۔ فرض شناسی اور محبت کے ساتھ جلسہ کے تمام انتظامات کئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کو آرام پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ امسال پچھلے سال کی نسبت مہمانوں کی تعداد میں غیر معمولی طور پر اضافہ ہو گیا تھا۔ اس لحاظ سے انتظامات میں بہت اضافہ کیا گیا۔ افسر جلسہ سالانہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کی قیادت ورہنمائی میں تمام کارکنوں نے مہمانوں کی اس بڑی تعداد کو نہایت اطمینان کے ساتھ سنبھالا اور کھانا پکانے بروقت تقسیم ہونے اور قیام گاہوں میں مہمانوں کو کھلانے سمیت تمام انتظامات تسلی بخش طور پر انجام پائے۔

باضابطہ نمائندوں کے طور پر مشرق ومغرب کے ۱۷ ممالکِ بیرون کے ۸۲ نمائندگان جلسہ میں شامل ہوئے یہ وہ نمائندگان تھے جن کو ان کے ممالک کی جماعتوں نے جماعتی طور پر نمائندگی کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اپنے طور پر بیرونی ممالک میں بسنے والے جو احمدی احباب آئے ان کی تعداد اس کے علاوہ ہے۔

امسال باضابطہ نمائندوں کے طور پر انڈونیشیا سے ۱۵، نائیجیریا سے ۱۰، مارلیشس سے ۱۰، امریکہ ۱۰، ملائیشیا ۴، کینیڈا سے ایک، ٹرینی ڈاڈ سے ایک جرمنی سے دو، جنوبی افریقہ سے ۱۵، برطانیہ سے ۴ (۳ بچے ان کے علاوہ) یوگنڈا سے دو، ہالینڈ سے ۱، اور غانا سے ۴، تنزانیہ سے ۱ نمائندگان کے علاوہ مشرق اوسط کے چار ملکوں سے سات نمائندگان تشریف لائے۔ ان نمائندگان کی اکثریت متعلقہ ملکوں کے اپنے باشندوں پر مشتمل تھی۔ ان مہمانوں کے قیام وطعام کا خصوصی طور پر گیسٹ ہاؤسوں میں انتظام کیا گیا تھا۔ یہ گیسٹ ہاؤس زندگی کی تمام ضروری آسائشوں سے آراستہ ہیں۔

اس جلسہ کے دیگر پروگراموں کے علاوہ ۲۶۔ اور ۲۷ کی رات کو مسجد اقصیٰ میں شبینہ اجلاس بھی منعقد ہوئے۔ جن میں احباب جماعت ذوق وشوق سے شامل ہوئے۔ ۲۶ کو ہونے والا اجلاس نظارت اصلاح وارشاد کے تحت ہوا جبکہ ۲۷ کا اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے شعبہ تحریک جدید کے تحت ہوا۔

صدر انجمن کے احاطے میں جلسہ سالانہ کی ایک اور اہم چیز تبلیغی نمائش تھی۔ جو جلسہ کے اوقات کے بعد کھلتی تھی۔ اس میں چارٹس کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا تعارف تعلیمات اور دُنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی سرگرمیوں کو نہایت خوبی سے واضح کیا گیا ہے امسال اس نمائش کا رقبہ پہلے سے قریبًا دوگنا کر دیا گیا ہے۔ یہ نمائش احباب کی بڑی دلچسپی اور توجہ کا موجب رہی۔

اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کی دیگر تنظیموں کے اجلاسات ہوئے۔ الغرض احباب جماعت نے یہ تین دن نہایت ہی مصروفیت کے عالم میں گذارے۔ احباب نے روح پرور تقاریر سے استفادہ کیا اور اپنے ایمانوں میں پہلے کی نسبت کئی گنا مضبوطی اور استحکام مشاہدہ کیا۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل ربوہ ۲۹؍دسمبر ۱۹۸۳ء و یکم جنوری ۱۹۸۴ء)

ولادت

خاکسار کے بھائی عزیزم مکرم مولوی برہان احمد صاحب مبلغ سلسلہ ابن مکرم فضل الرحمٰن صاحب درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۷؍جنوری کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے ازراہ شفقت پہلے سے نومولود کا نام "سلمان احمد" تجویز فرما دیا تھا۔ نومولود خاکسار کے بڑے ماموں مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش کا نواسہ ہے۔ قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور نیک صالح خادم دین بنائے۔ آمین

خاکسار سلطان احمد ظفر مبلغ کلکتہ۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ۔ کلکتہ-۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE. 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

ھو الناصر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں ——!!

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید گولڈ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی۔ فون نمبر ۶۱۷۰۶۹

"مَیں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔"

(فتح اسلام "صلى" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۱۰
فلک نما
حیدرآباد-۵۰۰۰۵۳

"محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

ٹیلیفون نمبرز
23 - 5222
23 - 1652

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین۔ کلکتہ-۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں۔

AUTO TRADERS

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

P.O. BOX :4583.

BOMBAY -8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS.

D/NO. 2/54 (1)

MAHADEVPET.

MADIKERI - 571201

(KARNATAK)

ریگزین۔ نوم چمڑے۔ جنس اور ویلویٹ سے تیار شدہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ جی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز !!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ)

مِنجانب:- احمدیہ مُسلم مِشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم:- "جو شخص اللہ اور آخری دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے"۔ (بخاری)

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام:- "جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (کشتی نوح)

پیشکش:-

محمد امان اختر نیاز سُلطانہ پارٹنرز

ملین موٹرس

۳۲ سیکنڈ مین روڈ - سی آئی ٹی کالونی - مدراس - ۶۰۰۰۰۴

اِرشادِ نبوی ؐ

"عِدَةُ الْمُؤْمِنِ كَاَخْذِ الْكَفِّ"۔

ترجمہ:- مومن کا وعدہ ایسا ہی سچا ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں دے دی جائے۔

مُحتاجِ دُعا:

یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی - (مہاراشٹر)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدّر ہے"۔ ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گُڈ لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - **اُوشا** پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس۔

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"۔ (کشتی نوح)

پیشکش:-

ROYAL AGENCY

C.B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI - 670303 (KERALA)

PHONE :- PAYANGADI - 12. CANNANORE - 4498.

حیدرآباد میں

فون نمبر:- ۴۲۳۰۱

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپیرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۱۶-۱-۴۸۷ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے"۔ (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶

ٹیلیگرام:- سٹاربون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز:- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہونس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۲/۴/۲۴۰ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ)

NIR ®

CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپّل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جُوتے!